خواتین عمرہ کیسے کریں

تصحیح، ترتیب وتزئین

مفتی سعد عبدالرزاق

فاضل جامعہ فاروقیہ

متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

المیزاب پبلشرز

کراچی، پاکستان

خواتین عمرہ کیسے کریں

تصحیح، ترتیب وتزئین

مفتی سعد عبدالرزاق

فاضل جامعہ فاروقیہ

متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

المیزاب پبلشرز

کراچی، پاکستان



کتاب کا نام: ــــــــــ خواتین عمرہ کیسے کریں

مصنّف: ــــــــــ مفتی سعد عبدالرزاق

طبع اول: ــــــــــ ستمبر 2018

ناشر: ــــــــــ المیزاب پبلشرز کراچی، پاکستان

باہتمام: ــــــــــ نبیل احمد

فہرست

عرض مرتب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دوران حج وعمرہ کئی موقعوں پر اس بات کا احساس ہوا کہ عمرہ کے مسائل پر مشتمل کوئی ایسا رسالہ مرتب ہونا چاہئے جس میں صرف خواتین سے متعلقہ مسائل کا ذکر کیا جائے اور ساتھ ہی باجماعت نماز اور نماز جنازہ کے طریقے کو بھی مختصر طور پر بیان کر دیا جائے تا کہ ہماری خواتین جو عام طور پر الحمدللہ گھروں ہی میں نماز کا اہتمام کرتی ہیں وہ بھی بوقت ضرورت جماعت سے نماز اور نماز جنازہ ادا کر سکیں، چنانچہ بندہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور کچھ احباب کی معاونت سے اس رسالہ کی تیاری شروع کی اور الحمدللہ یہ کام تکمیل کو پہنچا، دوران مطالعہ اگر کسی غلطی پر مطلع ہوں یا کسی ایسے مسئلہ کی طرف توجہ ہو جو اس کتابچہ میں مذکور نہ ہو تو مجھے مطلع فرمائیں اور مجھے اور جملہ معاونین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ۔

سعد عبدالرزاق

چند ضروری باتیں

ہم سب بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے ہمیں اپنے گھر کی طرف سفر کرنے کا اعزاز بخشا، دنیاوی مشاغل سے فراغت نصیب کی، اسباب کا انتظام کیا اور سب سے بڑی بات کہ ہمیں شرف قبولیت بخشا، یہاں تک کہ ہم اپنے سفر کا آغاز کر رہے ہیں، یہ بہت مبارک سفر ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور ہمیں کامل آداب اور سنت کے مطابق اس سفر اور اس مبارک فریضہ کی ادائیگی کی توفیق نصیب فرمائے۔

سفر کے آغاز سے ہی اس بات کی کوشش کریں کہ سفر کے انتظامات اس طور پر کئے جائیں کہ ہر ہر عمل کامل طور پر ادا ہو سکے، چونکہ خواتین کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ماہواری (ایام حیض) کا عذر رکھا ہے، اس لئے اس بات کا ضرور اہتمام فرمائیں کہ اپنے سفر کی ترتیب اس طرح بنائیں کہ اس مبارک سفر کا مکمل یا اکثر حصہ پاکی میں گزرے، اس لئے سفر کے شروع میں ہی اس کی ترتیب بنالیں۔

کچھ لوگ آپ کو حیض بند کرنے والی ادویات کے استعمال کا مشورہ دیں

یقیناً وہ آپ کے ساتھ مخلص ہوں گے لیکن حقیقت میں وہ اس سفر کے دوران ان ادویات کی وجہ سے آنے والی مشکلات سے ناواقف ہوں گے ،عمرہ پر جانے والی خواتین کے احوال سننے سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ یہ ادویات بجائے آسانی کے مشکلات بڑھانے کا سبب بنتی ہیں لہٰذا کوشش کریں کہ اس قسم کی کسی دوائی کا استعمال نہ کیا جائے۔

کتاب پڑھنا شروع کرنے سے پہلے کچھ اصطلاحی الفاظ کے معنی سمجھ لیں تا کہ کتاب کا سمجھنا اور ارکان کا ادا کرنا آسان ہو جائے۔

مسائل عمرہ میں بعض چیزوں کے نام عربی میں ہیں ،اکثر عمرہ کرنے والی عورتیں چونکہ عربی نہیں سمجھتیں، لہٰذا وہ ان الفاظ کو بھی نہیں سمجھ پاتیں، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی وضاحت کر دی جائے، ان باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں، کیونکہ آئندہ اصطلاحی الفاظ کا ذکر بار بار آئے گا۔

تسبیح: سُبحَانَ اللہ کہنا۔

تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا۔

تلبیہ: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ۔

تہلیل: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنا۔

آفاقیہ: وہ عورت ہے، جو میقات کی حدود سے باہر رہتی ہو، جیسے پاکستانی، مصری، شامی، وغیرہ۔

میقات: وہ مقام جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والے کیلئے احرام باندھنا واجب ہے۔

حل: حدود حرم اور حدود میقات کے درمیانی علاقے کو حل کہتے ہیں، کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام ہوتی ہیں۔

حرم: مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دُور تک زمین حرم کہلاتی ہے، اس کی حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں، اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا وغیرہ حرام ہے۔

ذوالحلیفہ: یہ ایک جگہ کا نام ہے، جو مدینہ منورہ سے تقریباً چھ میل پر واقع ہے، مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے میقات ہے،

اسے آجکل بیر علی کہتے ہیں۔

عمرہ: حل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر کے بال کتروا دینا۔

احرام: کے معنی حرام کرنا، عمرہ کرنے والی عورت جس وقت عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ

پڑھتی ہے، تو اس پر چند حلال اور مُباح چیزیں بھی احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں، اس لئے اسے احرام کہتے ہیں۔

محرمہ: احرام باندھنے والی۔

بیت اللہ: یعنی کعبہ یہ مکہ معظّمہ میں مسجد حرام کے بیچ میں ایک مقدس مکان اور دنیا میں سب سے پہلا عبادت خانہ ہے، اس کو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی پہلے بنایا تھا، پھر منہدم ہو جانے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے اس کو تعمیر کیا،

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے، پھر قریش نے، پھر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے، پھر عبدالملک نے، اس کے بعد بھی مختلف زمانوں میں کچھ اصلاح اور مرمت ہوتی رہی ہے، یہ مُسلمانوں کا قبلہ ہے اور بڑا بابرکت اور مقدس مقام ہے۔

طواف: بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔

شوط: ایک چکر بیت اللہ کے چاروں طرف لگانا۔

مطاف: طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے۔

حجر اسود: سیاہ پتھر، یہ جنت کا پتھر ہے، جنت سے آنے کے وقت دودھ کی طرح سفید تھا، لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا، یہ بیت اللہ کے مشرقی جنوبی گوشہ میں انسانی قد کے قریب اونچائی پر بیت اللہ کی دیوار میں گڑا ہوا ہے، اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے۔

اِستلام: حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا، یا حجر اسود کی طرف دور ہی

سے اشارہ کر کے ہتھیلیوں کو چوم لینا۔

مقام ابراہیم: جنتی پتھر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا۔

ملتزم: حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار جس پر لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔

حطیم: بیت اللہ کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل انسانی قد کے برابر دیوار سے کچھ حصہ زمین کا گھرا ہوا ہے، اس کو حطیم کہتے ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت ملنے سے پہلے جب خانہ کعبہ کو قریش نے تعمیر کرنا چاہا، تو سب نے یہ اتفاق کیا کہ حلال کمائی کا مال اس میں خرچ کیا جائے گا، لیکن حلال سرمایہ کم تھا، اس وجہ سے شمال کی جانب اصل قدیم بیت اللہ میں سے تقریباً چھ گز (شرعی) جگہ چھوڑ دی، اس چُھٹی ہوئی جگہ کو حطیم کہتے ہیں، اصل حطیم چھ گز (شرعی) کے قریب ہے، اب کچھ احاطہ زائد بنا ہوا ہے۔

رکن یمانی: بیت اللہ کے جنوب مغربی گوشہ کو کہتے ہیں، چونکہ یہ یمن کی

جانب ہے۔

رکن عراقی: بیت اللہ کا شمال مشرقی گوشہ جو عراق کی طرف ہے۔

رکن شامی: بیت اللہ کا وہ گوشہ، جو شام کی طرف ہے، یعنی مغربی شمالی گوشہ۔

زمزم: مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب ایک مشہور چشمہ ہے، جس پر جانے کی آج کل اجازت نہیں، جس کو حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کے لئے جاری کیا تھا۔

سعی: صفا اور مروٰی کے درمیان سات چکر لگانا۔

صفا: بیت اللہ کے قریب جنوبی طرف، ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جس سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

میلین اخضرین: صفا اور مروہ کے درمیان مسجد حرام کی دیوار میں دو سبز میل (نشان) لگے ہوئے ہیں، جن کے درمیان سعی کرنے والی عورتیں اپنے معمول کی چال سے چلتی ہیں۔

مروہ: بیت اللہ کے شرقی شمالی گوشہ کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے،

جس پر سعی ختم ہوتی ہے۔

حلق: بال منڈوانا یہ عورتوں کے لئے حرام ہے۔

قصر: بال کتروانا۔

دم: احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے، بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہوتی ہے، اس کو دم کہتے ہیں۔

نقشہ افعال عمرہ

عمرہ مناسک مختصر طریقہ سے فہرست کے طور پر ترتیب وار علیحدہ علیحدہ لکھے جاتے ہیں، عمرہ کرنے والی عورتوں کو چاہیئے کہ اس فہرست کو دوران عمرہ ساتھ رکھیں اور ہر عمل کے احکام، اس عمل کو کرتے ہوئے، اس کے بیان میں دیکھ لیں، اس فہرست میں صرف وہ افعال شمار کئے گئے ہیں، جو شرط یا رکن یا واجب ہیں، سنتوں اور مستحبات کو شمار نہیں کیا گیا، کیونکہ ان کی فہرست بہت طویل ہے، ان کا ذکر ہر عمل کے بیان میں کر دیا گیا ہے۔

عمرہ

عمرہ کا احرام باندھنے کی صورت میں کئے جانے والے اعمال

نمبر شمار	افعال	حکم
۱	احرام عمرہ	فرض
۲	طواف	فرض
۳	سعی	واجب
۴	سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کتروانا	واجب

❶ عمرہ کرنے والی سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کٹوانے کے بعد عمرے کے احرام سے حلال ہو جائے گی۔

❷ اگر بال کٹوانے کے علاوہ عمرہ کے تمام افعال ادا کر دیئے ہیں تو اپنے بال بھی کاٹ سکتی ہے اور دوسروں کے بھی۔

حیض بند کرنے والی ادویات

خواتین کے لئے حیض بند کرنے والی ادویات کا استعمال انتہائی مضر ہے اس لئے حتی الامکان ان سے پرہیز کرنا چاہیئے، خصوصا وہ خواتین جنہیں اللہ رب العزت نے اپنے پاک گھر کی حاضری کے لئے قبول فرمایا۔

تجربہ سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ عمرہ کے سفر کے دوران ان ادویات کے استعمال سے بجائے فائدے کے نقصان ہوتا ہے اور جب خواتین سے یہ بات عرض کی جاتی ہے تو عموماً ایک ہی جواب ملتا ہے کہ ہم نے اپنی ڈاکٹر سے اس بارے میں پوچھ لیا ہے اور انہوں نے ہمیں ان ادویات کے استعمال کی اجازت دی ہے حالانکہ عام طور پر ڈاکٹر عمرہ کے مسائل اور دوران سفر عمرہ ان ادویات کی وجہ سے پیش آنے والے شرعی مسائل سے واقفیت نہیں رکھتیں اس لئے وہ سفر عمرہ کو عام سا سفر سمجھتے ہوئے اس قسم کی اجازت دے دیتی ہیں، اس لئے مؤدبانہ گزارش ہے کہ خواتین اس شرعی عذر کو جو اللہ تعالیٰ نے ہر عورت کے لئے مقرر فرمایا

ہے اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کے لئے کسی قسم کا غیر فطری طریقہ اختیار نہ کریں۔

حیض بند کرنے والی ادویات استعمال کرنے کا اگر خواتین پختہ تہیہ کرہی لیں تو ان ادویات کے اجزاء کا ضرور جائزہ لیں کہ کہیں اس میں کوئی ناجائز چیز تو شامل نہیں۔

مسئلہ: اگر ان ادویات کے استعمال سے خون مکمل طور پر بند ہوجائے تو اس عورت کے لئے مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: اگر ادویات کے استعمال سے خون کم تو ہوا لیکن مکمل طور پر بند نہیں ہوا، ایک ایک قطرہ وقفہ وقفہ سے آتا رہا یا کپڑوں پر دھبہ لگتا رہا یا پیشاب کے وقت سرخی محسوس ہوتی رہی تو ان سب صورتوں میں اس عورت کے لئے ایام حیض میں مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز نہیں، اگر کسی نے اس حالت میں طواف کرلیا تو اس کا وہی حکم ہوگا جو حالت حیض میں طواف کرنے کا ہے۔

مسئلہ: بعض خواتین کو ادویات کے استعمال کی وجہ سے دو دو ماہ تک تھوڑا

تھوڑا خون آتا رہتا ہے اور وہ اسے حیض سمجھتے ہوئے نماز ادا نہیں کرتیں روزہ نہیں رکھتیں اور طواف کے لئے پریشان رہتیں ہیں، یہ کم علمی اور ناسمجھی کی بات ہے، دراصل اس خون کو استحاضہ (بیماری کا خون) کہتے ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ عورت کے حیض کی عادت کے ایام میں یہ خون حیض شمار ہوگا اور اس میں نماز، روزہ اور طواف نہیں کیا جائے گا نہ ہی اس عورت کو ان دنوں میں مسجد میں جانے کی اجازت دی جائے گی، لیکن حیض کی عادت کے علاوہ کے ایام میں یہ خون استحاضہ (بیماری کا خون) سمجھا جائے گا اور یہ عورت پاک سمجھی جائے گی اور اسے نماز اور روزوں کا اہتمام کرنا ہوگا، اگر طواف کرنا چاہے تو طواف کرسکتی ہے، مسجد میں حاضر ہونا چاہے تو مسجد جاسکتی ہے۔

عمرہ کا مختصر طریقہ

جب عمرہ کرنے والی خاتون اپنے گھر سے روانہ ہوتی ہے تو احرام کی نیت کرنے سے پہلے اس کے اوپر عمرہ کے کوئی احکامات جاری نہیں ہوتے، احرام باندھنے کے بعد سے عمرہ کے احکامات جاری ہوتے ہیں چاہے جہاں سے احرام باندھے جس کی مکہ مکرمہ جانے کی نیت ہو، اسے میقات سے پہلے عمرہ کا احرام باندھنا واجب ہے (البتہ براہ راست مدینہ منورہ جانے کی صورت میں احرام نہیں باندھا جائے گا) یہ احرام مکہ معظّمہ تک بندھا رہے گا، مکہ معظّمہ پہنچ کر بیت اللہ شریف کا طواف کریں، اس کے بعد سعی کریں، سعی سے فارغ ہوکر اپنے سر کے تمام بال ایک جگہ جمع کر کے انگلی کے ایک پورے کے بقدر کاٹ لیں، بس اب آپ عمرہ سے فارغ ہیں، احرام کھل گیا، نمازیں پڑھیں، جماعت کا خاص خیال رکھیں، کثرت سے طواف کریں اور بازار جانے سے پرہیز کریں۔

احرام

عربی لغت میں احرام کے معنی بے حرمتی نہ کرنا یا اس کے معنی اپنے اوپر کسی چیز کا حرام کر لینا ہے، یعنی احرام کے شرعی معنی یہ ہوئے کہ کچھ چیزیں جو احرام سے پہلے حلال تھیں، مثلاً پہلے خوشبو لگانا وغیرہ جائز تھا، نیت اور تلبیہ کے ساتھ احرام باندھ لینے کے بعد ان چیزوں کو اپنے اوپر لازمی طور سے ممنوع اور حرام کر لینا۔

احرام کی نیت کرنے سے پہلے کے چند ضروری کام

احرام کی نیت کرنے سے پہلے ہر ایک سے چاہے رشتہ دار ہوں پڑوسی ہوں، گھر میں کام کرنے والی ماسیاں ہوں غرض یہ کہ جس سے بھی کسی قسم کی معاملہ داری ہے، اس سے معافی مانگیں اور جہاں تک ہو سکے تلافی کی کوشش کریں، ہمارا اور آپ کا کام بس معافی مانگنا اور کمی کوتاہی کی حتی الامکان تلافی کی کوشش کرنا ہے۔

سفر شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت کا جائزہ لیجئے اور صرف اللہ تعالیٰ کے

حکم کو پورا کرنے اور اس کی رضا کے حصول اور آخرت کے ثواب کو اپنا مقصد بنائیں، اس کے علاوہ کوئی چیز آپ کے اس مبارک سفر کا سبب نہ ہو، اللہ کے یہاں وہی عمل مقبول ہوتا ہے، جو خالص اس کی رضا کیلئے کیا گیا ہو۔

اپنے چھوٹے بڑے گناہوں سے توبہ کر لیں، یاد رکھیں سچی توبہ کی تین شرطیں ہیں:

۱ اگر گناہ کے کام میں مبتلا ہے تو اسے، اسی وقت چھوڑ دے۔

۲ اب تک جو گناہ ہوئے ان پر ندامت ہو۔

۳ اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ عزم ہو۔

نوٹ: اگر حقوق العباد میں کمی کی ہے تو توبہ کی چوتھی شرط یہ ہے کہ اس کی تلافی کی جائے۔

مستحب ہے کہ احرام باندھنے کے لئے غسل سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پیروں کے ناخن کاٹ لیں، بغل اور زیرِ ناف بال صاف کر لیں اور صابن وغیرہ سے نہالیں، تاکہ اچھی طرح صفائی حاصل ہو جائے،

غسل کرتے وقت یہ نیت کریں کہ یہ غسل احرام باندھنے کیلئے کررہی ہوں، غسل یا وضو، احرام کے لئے شرط نہیں ہے اور نہ ہی واجباتِ احرام میں سے ہے، لیکن ان کو بغیر کسی عذر کے چھوڑ دینا مکروہ ہے، خواتین کے لئے احرام میں کوئی لباس مخصوص نہیں البتہ سادگی اختیار کرنا بہتر ہے۔

واجباتِ احرام

❶ میقات سے احرام کی نیت کرنا یعنی اس سے مؤخر نہ کرنا، احرام کی نیت گھر سے چلتے وقت بھی کر سکتے ہیں، یاد رہے کہ اگر مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہو تو میقات سے احرام کے ساتھ گزرنا ہر حال میں واجب ہے، اور احرام کے بغیر میقات سے آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں۔

❷ ممنوعاتِ احرام سے بچنا۔

چند اہم مسائل

مسئلہ: احرام کا غسل جس طرح پاک اور طاہرہ عورت کے لئے مستحب ہے، اسی طرح حائضہ کے لئے بھی مستحب ہے البتہ حائضہ کے لئے احرام کے دو نفل پڑھنا، مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ: حائضہ عورت کے لئے بھی احرام کے بغیر میقات سے گزرنا جائز نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے احرام باندھ لیا پھر ایام حیض شروع ہو گئے تو اس سے اس کا احرام فاسد نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر حائضہ یہ سمجھ کر کہ حالت حیض میں احرام جائز اور درست نہیں، میقات سے بغیر احرام کے گزر جائے یا جان بوجھ کر یا بھول سے بغیر احرام باندھے میقات سے گزر جائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اس غلطی پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے توبہ کرے اور واپس میقات پر جا کر حج یا عمرے کا احرام باندھے اور اگر واپس میقات تک نہ جاسکتی ہو تو دم دیدے۔

مسئلہ: حائضہ عورت میقات سے بغیر احرام کے گزر گئی اور بعد میں میقات پر جائے بغیر عمرہ کا احرام باندھ لیا لیکن ابھی عمرہ کا طواف شروع نہیں کیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ میقات پر واپس جا کر عمرہ کا تلبیہ پڑھے صرف تلبیہ پڑھنا کافی ہوگا نیا احرام باندھنے کی ضرورت نہیں اور

اگر واپس میقات تک نہ جاسکتی ہوتو دم دینا ہوگا۔

مسئلہ: حائضہ عورت میقات سے بغیر احرام کے گزر گئی اور بعد میں میقات پر جائے بغیر عمرہ کا احرام باندھ لیا اور عمرہ کا طواف شروع کر دیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اس غلطی پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے توبہ کرے اور دم دیدے۔

گھر سے روانگی

یاد رکھئے احرام کسی مخصوص لباس کا نام نہیں بلکہ نیت کا نام ہے، احرام کی نیت کر کے انسان اپنے اوپر چند ایسے کاموں کو حرام کر لیتا ہے، جو عام حالات میں اس کے لئے حلال ہیں، اس لئے ابھی نیت نہ کریں، خوب خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت نفل احرام کے ادا کیجئے اور خوب عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے، اپنے عزیز واقارب کے لئے، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور پوری امت مسلمہ کے لئے دعا مانگیں۔

جو عورتیں اس وقت ایام حیض یا نفاس کی وجہ سے نماز پڑھنے سے معذور

ہوں وہ صرف دعا مانگنے پر اکتفاء کریں، پھر گھر سے مسنون طریقے سے نکلیں، گھر سے نکلتے ہوئے دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ائیر پورٹ پہنچ کر جب جہاز کی پرواز یقینی ہوجائے،تو اب احرام کی نیت کرلیں اوراگر جہاز میں بیٹھنے کے بعد میقات گزرنے سے پہلے نیت کرنا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے،البتہ بغیر احرام کی نیت کئے میقات سے گزر جانے کی صورت میں دم دینا ہوگا۔

نوٹ: جو عورتیں اپنے گھر سے براہ راست مدینہ منورہ جانے کی نیت سے روانہ ہوں وہ گھر سے نکلتے ہوئے احرام اور دیگر کام جو بیان ہوئے نہیں کریں گی، البتہ جب مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوں گی تو اوپر ذکر کئے گئے تمام کام کرنے ہوں گے۔

نیت

عمرہ کے احرام کی نیت کرنے سے پہلے عورتیں احرام کا مخصوص نقاب ڈھانپ لیں، یاد رکھئے......! احرام کی حالت میں بھی عورت کو چہرہ کھلا

رکھنے کی اجازت نہیں اور ایسا نقاب اوڑھنے کی بھی اجازت نہیں جو چہرے سے لگا ہوا ہو، اس لئے ایسے نقاب کا انتظام کیجئے، جو چہرے سے بھی نہ لگے اور بے پردگی بھی نہ ہو آج کل بازار میں ایسے نقاب بآسانی دستیاب ہوتے ہیں۔

اب عمرہ کی نیت کیجئے اگر عربی میں یاد ہو تو عربی میں، ورنہ جس زبان میں چاہیں عمرے کی نیت کرلیں عربی میں نیت کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِيْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ

اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا ارادہ کرتی ہوں آپ اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور میری طرف سے قبول فرمالیں۔

نیت کرنے کے بعد آہستہ آواز میں تلبیہ پڑھیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ

تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا کریں اگر یاد ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ رِضَاکَ وَالۡجَنَّۃَ
وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ غَضَبِکَ وَالنَّارَ

اے اللہ میں آپ کی رضا اور جنت مانگتی ہوں اور
آپ کے غصے اور آگ سے آپ کی پناہ مانگتی ہوں۔

نوٹ: خاص طور سے خیال رہے کہ نیت اور تلبیہ کے بغیر احرام مکمل نہیں ہوتا۔

سفر کے دوران تلبیہ کثرت سے پڑھیں، یہ آپ کے لئے سب سے افضل ذکر ہے اٹھتے ، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، ہر حالت میں تلبیہ پڑھتی رہیں، فضول گفتگو، اخبار ورسائل پڑھنے سے بچیں، کوشش کریں کہ موبائل کا استعمال کم از کم ہو اور بند ہی کر دیں تو بہت ہی اچھی بات ہوگی اور اگر جہاز میں نماز کا وقت ہو جائے تو باوضو ہو کر قبلہ کی سمت معلوم کر کے قبلہ رخ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں کسی کے منع کرنے پر نماز نہ چھوڑیں۔

یاد رکھئے......! جس طرح آپ کا یہ سفر ایک فرض کی ادائیگی کی نیت سے ہے، نماز بھی ایک اہم ترین فرض عبادت ہے، جس کا چھوڑنا کسی حالت

میں بھی جائز نہیں۔

نیت اور تلبیہ کے بعد آپ احرام کی پابندیوں میں داخل ہوچکی ہیں، لہٰذا احرام کی ممنوعات سے بچیں۔

یاد رکھئے......! ممنوعات چاہے آپ جان بوجھ کر کریں یا بھول کر، سوتے ہوئے کریں یا جاگتے ہوئے، اپنی خوشی سے کریں یا زبردستی کوئی آپ کو مجبور کردے، ہر حال میں اس کا عوض اور بدلہ (قربانی، صدقہ یا روزہ) ادا کرنا ہوگا ممنوعات کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

بیت اللہ پر پہلی نظر

جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو تلبیہ پڑھنا بند کردیں اور تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر اور تین مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہیں، بہتر ہے راستہ سے ہٹ کر کھڑی ہوں تاکہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور دعا مانگیں اگر یاد ہو تو اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا
رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيْمًا

وَتَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَمُهَابَةً وَّزِدْ مَنْ حَجَّهُ
اَوِاعْتَمَرَهُ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا وَّبِرًّا

یا اللہ آپ ہی سلام ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہے اے ہمارے پروردگار ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھئے، یا اللہ اپنے اس گھر کی تعظیم وتکریم اور شرف وہیبت زیادہ کر دیجئے اور جو اس گھر کا حج کرے یا عمرہ کرے اس کی تعظیم وتکریم اور شرف اور ثواب کو بڑھا دیجئے۔

افعال عمرہ

فرائض عمرہ : عمرہ میں دو فرض ہیں۔

❶ احرام۔

❷ طواف۔

واجبات عمرہ: عمرہ کے دو واجب ہیں۔

❶ صفا مروہ کی سعی کرنا۔

❷ سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کٹوانا۔

طواف

طواف سے مراد بیت اللہ کے چاروں طرف سات مرتبہ چکر لگانا ہے۔

واجبات، محرّمات اور مکروہاتِ طواف

واجباتِ طواف:

❶ طہارت یعنی حَدثِ اکبر اور حَدثِ اصغر دونوں سے پاک ہونا یعنی حیض ونفاس وجنابت سے پاک ہونا اور بے وضو نہ ہونا۔

❷ سترِ عورت ہونا یعنی جسم کا جو جو حصّہ چھپانا فرض ہے، اس کو چھپانا۔

❸ جو پیدل چلنے پر قادر ہو، اس کو پیدل طواف کرنا۔

❹ داہنی طرف سے طواف شروع کرنا، یعنی حجر اسود سے بیت اللہ کے دروازے کی طرف چلنا۔

❺ حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا۔

❻ پورا طواف کرنا یعنی طواف کے سات چکر پورے کرنا۔

❼ ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔

محرماتِ طواف: یہ چیزیں طواف کرنے والے کے لئے حرام ہیں:

❶ حَدثِ اکبر یعنی جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں طواف کرنا حرام ہے اور حَدثِ اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں طواف کرنا بھی حرام ہے۔

❷ اس قدر ستر کھلا ہونے کی حالت میں طواف کرنا، جس قدر ستر کھلا ہونے سے نماز نہیں ہوتی۔

❸ بلا عذر سوار ہو کر یا کسی کے کندھے وغیرہ پر چڑھ کر، یا پیٹ یا گھٹنوں کے بَل چل کر یا الٹا ہو کر یا الٹی طرف سے طواف کرنا۔

❹ طواف کرتے ہوئے حطیم کے بیچ سے گزرنا۔

❺ طواف کا کوئی چکّر یا چکّر کا کچھ حصّہ ترک کر دینا۔

❻ حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا۔

❼ بیت اللہ شریف کی طرف سینہ کر کے طواف کا کچھ حصّہ بھی ادا کرنا حرام ہے، لیکن جب حجر اسود کے سامنے پہنچے تو استلام کرنے کے لئے حجرِ اسود کی طرف منہ اور سینہ کرنا جائز ہے۔

❽ طواف میں جو چیزیں واجب ہیں ان میں سے کسی کو ترک کرنا۔

مکروہاتِ طواف: یہ چیزیں طواف کرنے والے کے لئے مکروہ ہیں:

❶ طواف کے دوران فضول، بے ضرورت اور بے فائدہ بات چیت کرنا (موبائل پر بات چیت بھی اسی میں داخل ہے)۔

❷ خرید وفروخت کرنا یا خرید وفروخت سے متعلق گفتگو کرنا۔

❸ ذکر یا دعا بلند آواز سے کرنا۔

❹ ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔

❺ حجر اسود کا استلام نہ کرنا۔

❻ حجر اسود کے بالمقابل آئے بغیر ہاتھ اٹھانا۔

❼ طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ کرنا یعنی وقفہ کرنا، یا کسی دوسرے کام میں مشغول ہونا۔

❽ طواف کرتے ہوئے ارکان بیت اللہ پر، یا کسی اور جگہ دعا کے لئے کھڑے ہونا۔

❾ دورانِ طواف کھانا کھانا۔

⑩ دو یا زیادہ طوافوں کو اکٹھا کرنا اور ان کے بیچ میں طواف کی دو رکعت نہ پڑھنا۔

⑪ خطبہ کے وقت طواف کرنا۔

⑫ فرض نماز کی تکبیر وا قامت ہونے کے وقت طواف شروع کرنا۔

⑬ دونوں ہاتھ طواف کی نیّت کے وقت تکبیر پڑھے بغیر اٹھانا۔

⑭ طواف کی حالت میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا یا نماز کی طرح ہاتھ باندھنا۔

⑮ پیشاب، پائخانہ کے تقاضے یا ریح کے غلبہ کے وقت طواف کرنا۔

⑯ بھوک یا غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔

⑰ بلا عذر جُوتا پہن کر طواف کرنا۔

⑱ حجر اسود اور رکنِ یمانی کے علاوہ کسی اور جگہ استلام کرنا۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے اور اس کو عمرہ کا طواف کرنے کا موقع نہیں ملا تو اس پر واجب ہے کہ حیض ختم ہونے کا انتظار کرے، جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے عمرہ ادا کرے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے اور اس کو عمرہ کا طواف کرنے کا موقع نہیں ملا اور وہ اپنی کم علمی کی بناء پر یہ سمجھی کہ حیض آنے کی وجہ سے عمرہ کا احرام فاسد ہو گیا اس وجہ سے اس نے حیض ختم ہونے کے بعد نیا احرام باندھ لیا تو اس کا یہ عمل ناجائز ہے اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے، فی الحال ایک عمرہ ادا کر کے حلال ہو جائے پھر دوسرا احرام جو اس نے ترک کیا تھا اس کی وجہ سے واجب ہونے والے عمرہ کی قضا کرے اور دو دم دے دے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے اور اس کو عمرہ کا طواف کرنے کا موقع نہیں ملا یہاں تک کہ مدینہ

منورہ جانا پڑا تو یہ عورت مدینہ منورہ میں بھی حالت احرام ہی میں رہے گی اور مدینہ منورہ سے واپسی پر نیا احرام نہیں باندھے گی اور پرانے احرام ہی میں عمرہ ادا کرے گی۔

اگر اس عورت نے مدینہ منورہ سے واپسی پر نئے احرام کی نیت کر لی تو اس نے ایک ناجائز عمل کا ارتکاب کیا اس صورت میں وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے، فی الحال ایک عمرہ ادا کر کے حلال ہو جائے پھر دوسرا احرام جو اس نے ترک کیا تھا اس کی وجہ سے واجب ہونے والے عمرہ کی قضا کرے اور دو دم دے دے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا طواف کرنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے تو حیض کی حالت ہی میں سعی کر لے کیونکہ سعی کے لئے پاک ہونا ضروری نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا طواف کرنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے اور وہ اپنی کم علمی کی بناء پر یہ سمجھی کہ حالت حیض میں سعی کرنا جائز نہیں اس لئے وہ سعی کئے بغیر جدہ یا مدینہ منورہ چلی گئی تو اس کا احرام ابھی

تک باقی ہے اسی احرام کے ساتھ مکہ مکرمہ واپس آکر عمرہ کے بقیہ افعال ادا کرے اور احرام سے حلال ہوجائے، اگر مذکورہ عورت نے پہلے عمرہ کے افعال ادا کئے بغیر نیا احرام باندھ لیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے پچھلے عمرہ کے افعال ادا کر کے حلال ہو اور پھر عمرہ کی قضا کرے اور دو دم دے دے۔

طواف شروع کرنے سے پہلے

طواف کے لئے مطاف (طواف کی جگہ) میں آئیں، حجر اسود کی طرف چلیں، حجر اسود کی سیدھ کے قریب پہنچ کر بیت اللہ کی طرف چہرہ کر لیں اور عمرہ کے طواف کی نیت کریں:

اے اللہ میں آپ کی رضا کیلئے عمرہ کا طواف کرتی ہوں
آپ اسے میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما۔

(زبان سے کہنا ضروری نہیں دل میں ارادہ اور نیت کر لینا بھی کافی ہے)

اب حجر اسود کی سیدھ میں کھڑی ہوں اور دونوں ہاتھ تکبیر تحریمہ (نماز کی پہلی تکبیر) کی طرح اٹھائیں اس طرح کہ ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی

طرف ہو اور

بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ

کہیں پھر دونوں ہاتھ نیچے گرادیں یہ حجر اسود کا استقبال ہے، پھر حجر اسود کو بوسہ دیں، یا ہاتھ یا لکڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھو کر ہاتھ یا لکڑی کو بوسہ دیں، بشرطیکہ حجر اسود پر خوشبو نہ لگی ہوئی ہو اور ایسا کرنے سے کسی کو تکلیف نہ ہوتی ہو، چونکہ آج کل عموماً حجر اسود پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے حالت احرام میں بوسہ نہ دے صرف اشارہ کریں، جس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف کریں گویا ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھ رہے ہیں پھر

بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ

پڑھیں اور ہتھیلیوں کی اندرونی جانب کو چوم لیں۔

طواف

حجر اسود کی سیدھ میں کھڑی ہو کر حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد اسی حالت پر مڑ جائیں کہ قدم اپنی جگہ سے نہ ہٹیں اور طواف کرنا شروع کر دیں، اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ آپ کے کسی فعل سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے، دوران طواف نگاہ سامنے رکھیں، طواف کے دوران بیت اللہ کو دیکھنا بے ادبی ہے، بیت اللہ کی طرف سینہ اور پشت نہ کریں، دعا کرتی رہیں اور ذکر کرتی رہیں، طواف میں حطیم کو جو درحقیقت کعبہ شریف کا حصہ ہے، ضرور شامل کریں ورنہ طواف ادھورا رہ جائے گا۔ (اس بات کی کوشش کریں کہ طواف ایسے وقت میں کریں جب مردوں کا ہجوم نہ ہو یا کم ہو تاکہ نامحرم سے اختلاط نہ ہو)۔

ایک بات قابل توجہ ہے، وہ یہ کہ طواف کے وقت ہجوم میں جبکہ اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے، مسلسل کتاب یا قرآن شریف کو ہاتھ میں رکھنا اور نگاہ کتاب پر جما کر، طواف کی دعائیں پڑھنا فرض کے برابر سمجھا جاتا ہے، چاہے کسی سے ٹکراتے جائیں، ٹھوکریں کھاتے جائیں اور

چاہے کتاب وغیرہ گر کر قدموں میں کچل جائے (اور ایسا عموماً ہوتا ہے) اور اسی کو عبادت سمجھا جائے، یاد رکھئے جو دعائیں عام طور پر طواف کے دوران پڑھی جاتی ہیں، ان میں سے کوئی خاص دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں، اس لئے جو دعا یاد ہو اس کے ذریعے اللہ سے مانگیں، یا ذکر کریں، البتہ رکن یمانی (بیت اللہ کا وہ کونا جو حجر اسود سے پہلے ہے) سے حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

پھر حجر اسود کی سیدھ میں پہنچیں اور حجر اسود کا استلام کریں، اس طرح طواف کا ایک چکر پورا ہوا، اسی طرح سات چکر پورے کریں، ہر چکر کے بعد جب حجر اسود کی سیدھ میں پہنچیں تو استلام کریں، سات چکر پورے ہونے کے بعد آٹھویں مرتبہ حجر اسود کا استلام کریں، آپ کا طواف پورا ہو گیا۔

نوٹ: یہ بات یاد رہے کہ طواف کے لئے باوضو رہنا اور پاک ہونا شرط ہے بغیر وضو کے اور ناپاکی کی حالت میں طواف نہیں ہوتا۔

ملتزم پر دعا

آٹھویں مرتبہ حجر اسود کا استلام کر کے اب **ملتزم** پر آئیں اور یہاں آ کر خوب دعا کریں یہاں دعا قبول ہوتی ہے، لیکن ایک بات کا خیال رکھئے کہ چونکہ **ملتزم** پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے، اس لئے احرام کی حالت میں ملتزم سے نہ چمٹیں بلکہ صرف وہاں کھڑی ہو کر دعا مانگ لیں۔

ہجوم کے زمانے میں جب مردوں کے لئے بھی ملتزم پر جانا مشکل ہوتا ہے اس وقت عورتوں کا مردوں کے ہجوم میں گھسنا شرعاً بالکل بھی ٹھیک نہیں ہجوم کی صورت میں ملتزم کے سامنے دور ہی سے کھڑے ہو کر دعا مانگ لی جائے جہاں مردوں سے اختلاط نہ ہوتا ہو۔

ایک ضروری وضاحت: عام طور پر لوگ کعبہ شریف کے دروازے کو ملتزم سمجھتے ہیں اور اسی سے چمٹے رہتے ہیں، جبکہ **ملتزم** پر جگہ خالی ہوتی ہے، درحقیقت **ملتزم** حجر اسود اور کعبہ شریف کے دروازے کی درمیانی دیوار کا

نام ہے۔

طواف کی دو رکعت

اب مقام ابراہیم پر آئیں اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز واجب الطواف ادا کیجئے اگر وہاں جگہ نہ ملے تو مسجد حرام میں کہیں بھی یہ دو رکعت ادا کی جاسکتی ہیں، مقام ابراہیمؑ کے پیچھے ہی ان دو رکعت کی ادائیگی کو ضروری سمجھنا اور اس وجہ سے لوگوں کی تکلیف کا سبب بننا، انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے اور اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ یہ وقت وقت مکروہ نہ ہو اگر مکروہ وقت میں یہ دو رکعت پڑھ لیں تو گناہ بھی ہوگا اور دوبارہ پڑھنا بھی واجب ہوگا اس لئے مکروہ وقت گزرنے کا انتظار کریں۔

مسئلہ: اگر نماز فجر یا نماز عصر کے بعد طواف کیا تو دو رکعت ابھی نہ پڑھیں، اگر چاہیں تو عمرہ کے باقی افعال ادا کر کے احرام سے حلال ہو جائیں اور پھر جب وقت مکروہ ختم ہو جائے تو یہ دو رکعت ادا کر لیں۔

نوٹ: واضح رہے کہ دو رکعت کا پڑھنا ہر طواف کے بعد واجب ہے، چاہے طواف نفل ہی کیوں نہ ہو۔

آب زم زم

طواف کی نماز سے فارغ ہوکر زم زم کے کنوئیں پر جانا اور آب زم زم پینا مستحب ہے لیکن چونکہ اب زم زم کے کنویں پر جانے کی قانونی اور انتظامی اعتبار سے اجازت نہیں ہے اس لئے پورے حرم شریف میں کولر رکھ دیئے گئے ہیں وہاں آئیں اور قبلہ رخ کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر خوب آب زم زم پئیں ،شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ اور آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰه پڑھیں اور یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا
وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ

اے اللہ میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور
ہر بیماری سے شفاء کامل کا سوال کرتی ہوں۔

یاد رکھئے......! زم زم کا پانی جس نیت سے پئیں گی وہ پوری کی جائے گی اور زم زم پیتے ہوئے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

اب سعی کے لئے صفا پر جانے سے پہلے حجر اسود کی سیدھ میں آنا اور

حجر اسود کا نواں استلام کرنا مستحب ہے لیکن اگر بھیڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو ایسا کرنا ضروری نہیں، پھر سعی کے لئے صفا کی جانب جائیں، باب الصفا سے جانا مستحب ہے، صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے، پھر سعی کی نیت کریں۔

سعی اور احکامِ سعی

سعی کے لفظی معنی چلنے اور دوڑنے کے ہیں اور شرعاً صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات ۷ چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔

واجباتِ سعی

١ سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو جنابت وحیض ونفاس (حدثِ اکبر) سے پاک ہو۔

٢ سعی کے سات ۷ چکر پورے کرنا (سعی کے پہلے چار چکر فرض ہیں اور بعد کے تین چکر واجب ہیں)۔

٣ اگر کوئی عذر نہ ہو تو سعی میں پیدل چلنا۔

٤ عمرہ کی سعی کا احرام کی حالت میں ہونا۔

۵ صفا اور مروہ کے درمیان کا پورا فاصلہ طے کرنا۔

۶ ترتیب یعنی صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کرنا۔

مکروہاتِ سعی

۱ سعی کرتے وقت اس طرح خرید وفروخت یا بات چیت کرنا، جس سے توجہ ہٹ جائے یا اذکار اور دعائیں پڑھنے سے مانع ہو یا تسلسل ترک ہو جائے (موبائل پر بات چیت بھی اسی میں داخل ہے)۔

۲ صفا اور مروہ کے اوپر نہ چڑھنا۔

۳ سعی میں بلا عذر تاخیر کرنا۔

۴ سترِ عورت ترک کرنا یعنی جسم کا جو جو حصہ چھپانا فرض ہے اس کو نہ چھپانا۔

۵ سعی میں میلین (سبز ستونوں) کے درمیان مردوں کی طرح دوڑنا یا تیزی سے چلنا۔

۶ سعی کے پھیروں میں بلا عذر زیادہ فاصلہ کرنا، کیونکہ یہ موالات (پے درپے) ہونے کے خلاف ہے۔ اور موالات سنت ہے۔

نوٹ: طواف اور سعی میں موالات (اتصال، پے در پے) ہونا یعنی طواف سے فارغ ہو کر فوراً ہی سعی کے لئے نکلنا، سنت ہے۔

سعی

سعی کے لئے صفا کی جانب جائیں، باب الصفا سے جانا مستحب ہے صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے، پھر سعی کی نیت کریں۔

اے اللہ ......! میں آپ کی رضا کے لئے صفا مروہ کے درمیان سعی (سات چکر) کرتی ہوں آپ اسے میرے لئے آسان کر دیں اور میری طرف سے قبول فرما لیجئے۔

(زبان سے کہنا ضروری نہیں دل میں نیت کا ہونا بھی کافی ہے)

پھر قبلہ رخ ہو کر تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں اور تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور تین مرتبہ اگر یاد ہو تو اس طرح دعا مانگیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ
وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک
نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے، وہ
زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس نے اپنا وعدہ
پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور صرف تنہا اسی
نے دشمنوں کی جماعت کو شکست دی۔

اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا کریں، پھر ذکر کرتے ہوئے مروہ
کی طرف چلیں، جب سبز ستون نظر آئیں تو مردوں کی طرح دوڑ نہ
لگائیں بلکہ معمول کے مطابق عام رفتار سے ہی چلتی رہیں، ان ستونوں کو
میلین اخضرین کہتے ہیں۔
ان کے درمیان اگر یاد ہو تو یہ دعا پڑھیں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

پھر جب مروہ پہنچیں تو قبلہ رخ ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں اور دعا مانگیں، جس طرح صفا پر مانگی تھی، صفا سے مروہ تک یہ ایک چکر ہو گیا پھر مروہ سے صفا کی طرف چلیں درمیان میں وہی اعمال کریں جو صفا سے مروہ تک کئے تھے، جب صفا پر پہنچیں، تو دوسرا چکر ہو گیا، اسی طرح سات چکر مکمل کریں، ساتواں چکر مروہ پر پورا ہو گا۔

قصر یعنی بال کٹوانا

خواتین کے لئے سر کے سارے بالوں کو انگلی کے ایک پورے کے برابر کتروانا سنت ہے اور کم از کم چوتھائی بالوں کو ایک پورے کے برابر کتروانا واجب ہے۔

اپنے سر اور پیشانی کے بالوں کو اپنے آقا کے سپرد کر دیں جیسے غلاموں اور کنیزوں کے بال غلامی کے ثبوت میں کاٹ دیئے جاتے ہیں کہ

”اے میرے مولیٰ......! یہ لیجئے میرے پیشانی کے بالوں کو پکڑ کر مجھے

اپنا بنا لیجئے اور مجھے توفیق بندگی عطا فرما دیجئے۔"

قصر کروانے کے بعد آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا، اب آپ احرام سے حلال ہو چکی ہیں، احرام کی پابندیاں ختم ہو چکی ہیں، اب آپ غسل کریں، خوشبو لگائیں، عمدہ لباس (شریعت کے مطابق) زیب تن کر لیں۔

مسئلہ: اگر عمرے کے تمام افعال سوائے بال کٹوانے کے ادا کر لئے ہیں تو عمرہ کرنے والی عورت خود اپنے بال بھی کاٹ سکتی ہے اور دوسروں کے بال بھی کاٹ سکتی ہے، اور اگر افعال پورے نہیں ہوئے تو نہ اپنے بال کاٹ سکتی ہے نہ ہی دوسروں کے۔

عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ میں دوران قیام کئے جانے والے اعمال

مبارک ہو کہ آپ کا عمرہ بحسن وخوبی مکمل ہو چکا ہے، اب آپ کا قیام مکہ مکرمہ میں ہے، ان اوقات کو غنیمت سمجھئے اور خوب عبادات، طواف، ذکرواذکار اور دین سیکھنے اور سکھانے میں اپنے اوقات کو صرف کیجئے، طواف کرنا سب سے افضل عمل ہے، خوب طواف کیجئے اور اس کا ثواب اپنے عزیز واقارب چاہے زندہ ہوں یا انتقال ہو چکا ہو

پہنچائیں، ہم سب پر سب سے زیادہ حقوق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی طواف کیجئے۔

اگر دوبارہ عمرہ کرنا چاہیں، تو تنعیم (مسجد عائشہ) یا جعرانہ جا کر احرام باندھیں اور افعال عمرہ کو اسی ترتیب سے ادا کریں جو بیان کی گئی، لیکن صرف طواف کرتے رہنا افضل ہے، بازار جانے اور لغویات میں لگنے سے اپنے آپ کو بچایئے۔

حرمین شریفین سے متعلق چند ضروری مسائل

مسئلہ: حنفی فقہ کے مطابق عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے، لہٰذا حرمین شریفین میں عصر کے بعد طواف، ذکر و دعا، درود شریف میں مشغول رہیں، اگر طواف کریں تو طواف کی دو رکعت مغرب کے بعد ادا کریں۔

مسئلہ: فجر کی سنتوں کا وقت فجر کے فرائض سے پہلے ہے، اگر خدانخواستہ کسی کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں، تو پھر انہیں فرائض کے فوراً بعد ادا نہ کریں، بلکہ سورج طلوع ہو جانے کے بعد جب اشراق کا وقت شروع ہو جائے، اس وقت ادا کریں۔

مسئلہ: حرمین شریفین کے بعض مقامات پر سلفی علماء کے بیانات ہوتے ہیں اور وہ حضرات اپنے مسلک کے مطابق مسائل بیان کرتے ہیں، جو اکثر حنفی مسلک سے مطابقت نہیں رکھتے، اس لئے ان علماء کے بیانات سننے کی بجائے حنفی علماء سے استفادہ کیا جائے۔

مسئلہ: عام حالات میں عورتوں کیلئے نماز جنازہ نہیں ہے، لیکن حرمین شریفین میں حاضری کے موقعہ پر اگر نماز جنازہ شروع ہوجائے، تو عورتیں شریک ہوسکتی ہیں، اس لئے عورتیں نماز جنازہ کا طریقہ اچھی طرح سمجھ لیں، نماز جنازہ کا طریقہ کتاب کے آخر میں بیان کیا جارہا ہے۔

مسئلہ: بیت اللہ شریف کی طرف پاؤں کرنا، اس کی طرف تھوکنا، قرآن شریف پر ٹیک لگانا، اسے زمین پر رکھنا، اس کا تکیہ بنانا بڑی بے ادبی اور گناہ کی بات ہے، ان سب باتوں سے بچنا ضروری ہے۔

مسئلہ: حنفی فقہ میں سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز شروع ہونے سے پہلے کوئی نفل نماز نہیں ہے۔

مسئلہ: عورتوں کیلئے حرمین شریفین جا کر مسجد میں نماز پڑھنا بھی جائز ہے،

لیکن افضل یہی ہے کہ عورتیں گھر میں نماز پڑھیں۔

مسئلہ: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بازاروں میں، جو گوشت فروخت ہوتا ہے:

❶ اگر وہ تازہ ہے، اور وہیں ذبح کیا گیا ہے، تو اس کا استعمال جائز ہے۔

❷ یا وہ تازہ تو نہیں، لیکن کسی اسلامی ملک سے درآمد کیا گیا ہے تو اس کا استعمال بھی جائز ہے۔

❸ یا اس کے جائز ہونے کی تصدیق کسی مستند مسلمان جماعت نے کردی ہے تو ایسے گوشت کا استعمال بھی جائز ہے اور اگر کسی گوشت کے بارے میں یہ سب معلومات نہیں تو اس کا استعمال بھی جائز نہیں۔

مسائل احرام

مسئلہ: احرام کی حالت میں اگر احتلام ہوجائے تو اس سے احرام میں کوئی فرق نہیں پڑتا، کپڑے اور جسم میں جہاں ناپاکی لگی ہے اسے دھو کر غسل کرلیں، اگر کپڑے بدلنے کی ضرورت ہو تو کپڑے بدل لیں، لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ غسل کرتے ہوئے اور کپڑوں کو دھوتے

ہوئے خوشبودار صابن استعمال نہ کریں۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں عورت کے لئے موزہ پہننا، دستانہ پہننا جائز ہے، لیکن افضل یہی ہے کہ موزے اور دستانے نہ پہنے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں عورت کو اپنے چہرے کو اس طرح ڈھانکنا منع ہے کہ کپڑا چہرے کو مس کرے، نہ تمام چہرے کو ڈھانکے نہ اس کے بعض حصہ کو، البتہ نامحرم سے پردہ کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں کپڑے وغیرہ سے منہ پونچھنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے چہرے کو کپڑا لگتا ہے، ایسی صورت میں چہرے پر کپڑا، گھنٹہ بھر سے کم لگا تو ایک مٹھی گیہوں یا اس کی قیمت کی رقم خیرات کرنا واجب ہے، ہاں ہاتھ سے چہرہ پونچھنا جائز ہے۔

مسئلہ: عورت کو چہرے کے علاوہ جسم کے باقی حصہ کو کپڑے سے پونچھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کرنا، سر میں مہندی لگانا، ناخن کاٹنا، بدن کے کسی حصہ سے بال دور کرنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اپنے سر یا بدن اور کپڑوں سے جوں مارنا یا جدا کر کے پھینک دینا منع ہے، لیکن موذی جانور کا مارنا مثلاً: سانپ، بچھو، کھٹمل، بھڑ وغیرہ مارنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں جماع کا تذکرہ اور جماع کے اسباب، جیسے بوسہ لینا یا شہوت سے چھونا منع ہے۔

مسئلہ: یوں تو کوئی بھی گناہ بغیر احرام کے بھی جائز نہیں، لیکن احرام کی حالت میں کوئی گناہ کا کام کرنا خاص طور سے منع ہے، ساتھیوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا بھی منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں کمبل، لحاف، رضائی وغیرہ اوڑھنا جائز ہے، لیکن خیال رہے کہ منہ نہ ڈھکا جائے، باقی تمام بدن اور پیروں کو بھی ڈھانکنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اپنا یا کسی دوسرے کا ہاتھ کپڑے کے بغیر اپنے سر یا ناک پر رکھنا اپنے سر پر دیگ، چار پائی وغیرہ اٹھانا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اوندھا لیٹ کر تکیہ پر منہ یا پیشانی رکھنا مکروہ

ہے، سر یا رُخسار کو تکیہ پر رکھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں سر میں کنگھی کرنا، یا سر کو اس طرح کھجانا کہ بال گرنے کا خوف ہو، مکروہ ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بدن سے میل کچیل دُور کرنا اور بکھرے ہوئے بالوں کو سنوارنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں آئینہ دیکھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں دانت اکھڑوانا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بھی مسواک کرنا سنت ہے، خوشبودار منجن، ٹوتھ پیسٹ، ٹوتھ پاؤڈر کا استعمال کرنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا مکروہ ہے، خوشبودار پھل یا پھول جان بوجھ کر سونگھنا بھی منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں غلاف کعبہ کے نیچے اس طرح داخل ہونا کہ چہرہ یا اس کا کچھ حصہ غلاف سے چھپ جائے، مکروہ ہے، لیکن اگر کعبہ کے پردہ کے نیچے داخل ہوجائے، یہاں تک کہ پردہ اس کو ڈھانپ

لے، لیکن کعبہ کا پردہ اس کے چہرے کو نہ لگے تو مضائقہ نہیں ہے۔

مسئلہ: احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نفل نہ پڑھنا مکروہ ہے، لیکن اگر کسی نے نفل نہیں پڑھے، تو کوئی جنایت لازم نہیں آئے گی۔

مسئلہ: مستحب ہے کہ نیت احرام سے پہلے بدن کو خوشبو لگائے لیکن ایسی خوشبو نہ لگائے، جس کا جسم (نشان) احرام کے بعد بھی باقی رہے۔

مسئلہ: بعض ہوائی جہاز والے ہاتھ منہ پونچھ کر تر و تازہ ہونے کے لئے خوشبو دار ٹشو پیپر (رومال) دیتے ہیں، خیال رہے کہ احرام کی حالت میں اس طرح کے خوشبو دار کپڑے سے پورا منہ یا پورا ہاتھ پونچا جائے تو جزاء لازم ہوگی۔

مسئلہ: احرام باندھنے کے موقع پر احرام کی نیت کرنے سے پہلے اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھے، احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا احرام کی سنت ہے۔ پہلی رکعت میں **سورۃ الفاتحۃ** کے بعد **سورۃ الکافرون** اور دوسری رکعت میں **سورۃ الاخلاص** پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں زخم یا تکلیف کی وجہ سے پٹی باندھنا جائز ہے۔

جنایات

جنایات سے مراد ہر ایسا کام جو احرام یا حرم کی وجہ سے منع ہو اس کا ارتکاب کرنا، چاہے جان بوجھ کر کرے یا بھول کر۔

جنایات دو ۲ قسم کی ہیں:

(الف) احرام کی جنایات، یعنی وہ چیزیں جن کا احرام میں کرنا منع ہے، یہ آٹھ ہیں:

۱ خوشبو استعمال کرنا۔

۲ چہرہ کو اس طرح ڈھانکنا کہ کپڑا چہرے سے ٹکرائے۔

۳ بال دُور کرنا یا بدن سے جُوں مارنا یا جُدا کرنا۔

۴ ناخن کاٹنا۔

۵ جماع (ہم بستری) کرنا۔

۶ واجبات میں سے کسی واجب کو ترک کرنا۔

۷ خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

(ب) حرم کی جنایات یعنی جن امور کا حدودِ حرم میں کرنا منع ہے، چاہے وہ احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو مثلاً:

۱ حرم کے جانور کو چھیڑنا یعنی شکار کرنا اور تکلیف پہنچانا۔

۲ حرم کا درخت اور گھاس کاٹنا۔

نوٹ: جنایت کے ارتکاب سے صدقہ یا دم یعنی پوری بکری، بھیڑ یا، اونٹ / گائے کا ساتواں حصّہ، یا بدنہ یعنی پوری گائے یا پورا اونٹ ذبح کرنا ہوتا ہے۔ تفصیل کے لئے بوقتِ ضرورت کسی مستند عالم سے رجوع کریں۔

نوٹ: اس وقت چند ضروری باتیں یاد رکھیں:

۱ اگر نوچنے، کھجانے وغیرہ سے سر کے بال تین تک گریں تو ہر بال کے بدلہ میں ایک مٹھی گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کریں، تین سے زائد بال پر پونے دو کلو گیہوں اس کی قیمت صدقہ کرنا ہوگا۔

۲ اگر عبادت والے عمل، مثلاً وضو کرتے ہوئے تین بال گریں تو ایک

مٹھی گیہوں یا اس کی قیمت کا صدقہ ہے اور اگر تین سے زائد گریں تو پونے دو کلو گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کریں۔

۳ پنڈلی وغیرہ کے بال جو از خود گریں، ان پر کچھ صدقہ نہیں ہے۔

۴ دَم کا حدودِ حرم میں دینا لازم ہے، حرم کی حدود سے باہر جائز نہیں ہے۔

۵ صدقہ یا صدقہ کی قیمت کہیں بھی دی جا سکتی ہے۔

۶ جنایت سے واجب ہونے والے دَم کا گوشت خود کھانا جائز نہیں ہے۔

نوٹ: یاد رکھئے مال داری کے گھمنڈ میں جان بوجھ کر جنایت کرنا اور یہ کہنا کہ ہم دم دے دیں گے، یہ بڑی ناشکری اور سخت گناہ کی بات ہے اور اس سے اندیشہ ہے کہ عبادت قبول نہ ہو اگر کسی نے ایسا کر لیا ہے تو توبہ کرے اور دم بھی دے۔

مسائل طواف

مسئلہ: پورے طواف کے درمیان باوضو رہنا ضروری ہے، لہٰذا طواف شروع کرنے سے پہلے وضو کرلیں اور پورے طواف تک باوضو رہیں، اگر طواف کے پہلے چار چکروں میں وضو ٹوٹ جائے،تو وضو کر کے طواف نئے سرے سے شروع کریں، اگر چار چکروں کے بعد وضو ٹوٹے،تو وضو کے بعد اختیار ہے کہ طواف نئے سرے سے شروع کرے یا جہاں سے چھوڑا تھا وہاں سے طواف پورا کرے۔

مسئلہ: طواف کے لئے نیت شرط ہے، بلا نیت اگر کوئی بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگائے،تو طواف نہ ہوگا اور دل میں طواف کا ارادہ ہونا نیت کے لئے کافی ہے، زبانی نیت ضروری نہیں۔

مسئلہ: عمرہ کرنے والی عورت کا تلبیہ پڑھنا بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی ختم ہوجاتا ہے، اس لئے اب تلبیہ نہ پڑھے۔

مسئلہ: حجر اسود کا استلام کرے تو ایک بات اچھی طرح یاد رکھیں کہ استلام کرتے وقت لوگوں کے دھکوں کی وجہ سے اپنی جگہ سے آگے پیچھے

ہو جانے کا خوف ہوتا ہے، اس وقت چونکہ چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف
کی طرف ہوتا ہے، لہٰذا اس کا خیال رہے کہ سینہ بیت اللہ شریف کی
طرف ہونے کی صورت میں بیت اللہ شریف کے دروازے کی طرف نہ
بڑھیں، ورنہ ایسی حالت میں یہ سمجھا جائے گا، کہ طواف کی اتنی مقدار
بیت اللہ شریف کی طرف سینہ اور چہرہ کرکے کی گئی ہے، اگر ایسا ہو جائے
تو پچھلے پاؤں لوٹیں کہ بایاں کندھا بیت اللہ شریف ہی کی طرف رہے
اور اتنے حصّہ کو دوبارہ کریں، ہجوم میں چونکہ اس طرح کرنا مشکل ہوتا ہے
اس لئے ایسی حالت میں طواف کے اس خاص چکّر کو دوبارہ کریں، ورنہ
جزاء لازم ہو جائے گی، اسی لئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ ہجوم کے وقت
حجرِ اسود کو بوسہ نہ دیں بلکہ دور ہی سے اشارہ سے استلام کریں۔

مسئلہ: استلام کے بعد اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے اور پاؤں اپنی جگہ پر
جمائے ہوئے طواف کی حالت میں آجائیں، یعنی بایاں کندھا بیت اللہ
کی سیدھ میں آجائے اور بیت اللہ کے دروازہ کی طرف اس طرح چلیں
کہ بایاں کندھا بیت اللہ کی طرف رہے اور اس طرح طواف شروع

کریں۔

مسئلہ: اگر کسی نے حالت احرام میں حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس کے منہ اور ہاتھ کو بہت سی خوشبو لگ گئی تو دم واجب ہوگا اور اگر تھوڑی لگی تو صدقہ یعنی پونے دو کلو گیہوں یا اس کی قیمت خیرات کرنا واجب ہوگا، اس لئے احرام کی حالت میں حجر اسود کو نہ ہاتھ لگائیں اور نہ بوسہ دیں، ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کا بوسہ لیں۔

مسئلہ: حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا واجباتِ طواف میں سے ہے اور طواف کے دوران حطیم کے بیچ سے گزرنا ناجائز ہے، اگر ایسا کر لیا تو اس خاص چکّر کو دوبارہ ادا کرنا لازم ہے ورنہ جزاء لازم ہوگی۔

نوٹ: طواف کے سات چکروں کے درمیان وقفہ کرنا یا کسی اور کام میں مشغول ہو جانا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ہر وہ کام جو خشوع اور عاجزی کے منافی ہو، اس کو چھوڑ دے، مثلاً بلا ضرورت ادھر اُدھر دیکھنا، منہ پر ہاتھ رکھنا، ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا، وغیرہ اسی طرح طواف کے

دوران ایک دوسرے کے پیچھے دوڑنا بھی طواف کے آداب کے خلاف ہے،طواف میں اطمینان وسکون سے چلنا چاہئے۔

مسئلہ: طواف کے دوران اپنی نگاہ کو اپنے چلنے کی جگہ کے علاوہ، ادھر اُدھر نہ کریں، دعاؤں کے ساتھ ساتھ درُود شریف پڑھتی رہیں کیونکہ درود شریف افضل عبادت ہے۔

مسئلہ: طواف کے دوران دعا کی طرح ہاتھ نہ اٹھائیں یا نماز کی طرح ہاتھ نہ باندھیں۔

مسئلہ: طواف میں اذکار اور دعاؤں کا آہستہ پڑھنا مستحب ہے، اس طرح پڑھیں کہ دوسروں کے پڑھنے میں خلل نہ پڑے۔

مسئلہ: طواف میں دعا مانگنا،قرآن مجید کی تلاوت سے افضل ہے۔

مسئلہ: طواف میں نمازیوں کے سامنے سے گزر سکتے ہیں۔

مسئلہ: رکنِ یمانی پر پہنچے تو اس کو دونوں ہاتھوں سے یا صرف داہنے ہاتھ سے چھونا سنت ہے،لیکن خیال رہے کہ پاؤں اپنی جگہ پر رہیں اور سینہ اور قدم بیت اللہ کی طرف نہ ہو، اس کو بوسہ دینا یا صرف بائیں ہاتھ سے

چھونا خلافِ سنت ہے، اگر ہاتھ لگانے کا موقع نہ مل سکے تو اس کی طرف اشارہ نہ کرے ایسے ہی گزر جائے، یہی بہتر ہے۔

مسئلہ: شروع طواف اور ختم طواف، ملا کر حجر اسود کا آٹھ مرتبہ استلام ہوتا ہے، اوّل طواف شروع کرتے وقت اور آٹھواں (آخری چکر کے بعد) پہلی اور آٹھویں مرتبہ سُنّتِ مؤکدہ ہے، باقی میں بعض کے نزدیک سنت ہے اور بعض کے نزدیک مستحب ہے، استلام نہ کرنا مکروہاتِ طواف میں سے ہے، اس لئے کراہت سے بچنے کے لئے ہر چکّر کے پورا ہونے پر استلام کریں۔

مسئلہ: یوں تو بیت اللہ شریف کو دیکھنا ایک عبادت ہے، لیکن طواف کی حالت میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا اور بیت اللہ کو دیکھنا صحیح نہیں، بیت اللہ کی طرف منہ کرنا، صرف حجر اسود کے استقبال کے وقت جائز ہے۔

نوٹ: دورانِ طواف بیت اللہ کی طرف پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے، جو حرام کے زمرہ میں آتا ہے، اگر ایسا ہو جائے تو اس خاص حصّہ کا لوٹانا واجب

ہے، لیکن بہتر ہے کہ پورے چکر کو دوبارہ کرے، دوبارہ نہ کرنے کی صورت میں جزاء لازم ہوجائے گی۔

مسئلہ: حجر اسود کے سامنے استلام کے وقت ہر بار تکبیر کہنا سنّت ہے یعنی شروع میں بھی اور ہر چکّر میں بھی، ہر بار یہ کہیں:

بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلهِ الْحَمْدُ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ

مسئلہ: بلا عذر جوتے پہن کر طواف کرنا مکروہ ہے، موزہ پہن کر طواف کرنا مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ: بعض خواتین یہ سمجھتی ہیں کہ طواف اس وقت تک مکمل نہیں ہوگا، جب تک کتابوں میں لکھی ہوئی ہر چکر کی الگ الگ دعائیں نہ پڑھی جائیں، یہ خیال غلط ہے، طواف کے لئے نیت شرط ہے اس کے بعد بالکل خاموش رہنا اور کچھ نہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: طواف کے چکروں میں ہر چکّر کا لگاتار ہونا سنّت مؤکدہ ہے، اس لئے طواف کرتے ہوئے کسی عذر کے بغیر کہیں نہ ٹھہریں، بیت اللہ کے

کونوں پر یا مطاف کی کسی اور جگہ پر دوران طواف دعا کے لئے کھڑا ہونا مکروہ ہے، اس لئے کہ یہ طواف کے لگا تار ہونے کے خلاف ہے۔

مسئلہ: اگر دوران طواف فرض نماز یا نماز جنازہ شروع ہوجائے، تو طواف روک دیں اور عورتوں کے مجمع میں شامل ہوکر نماز میں مشغول ہوجائیں، نماز سے فارغ ہوکر اسی جگہ سے طواف شروع کردیں، جہاں چھوڑا تھا۔

مسئلہ: خواتین نماز سے اتنی دیر پہلے طواف شروع کریں کہ ان کا طواف نماز سے اتنی دیر پہلے ختم ہوجائے جس میں وہ عورتوں کے مجمع میں نماز کے لئے پہنچ جائیں ورنہ مردوں کی نماز خراب کرنے کے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔

مسئلہ: طواف اور سعی کے لئے محرم کا ساتھ ہونا ضروری نہیں، بغیر محرم کے بھی ادا ہوجاتے ہیں۔

سیلان رحم (لیکوریا)

وہ رطوبت اور پانی جو حیض کے اختتام پر رحم سے بہہ کر آگے کی شرمگاہ سے باہر آئے اسے سیلان رحم (لیکوریا) کہا جاتا ہے۔

مسئلہ: سیلان رحم نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اگر کپڑے پر لگ جائے تو دیگر ناپاک چیزوں کی طرح اسے بھی دھویا جائے گا۔

مسئلہ: بعض خواتین کو بہت کثرت سے یہ پانی آتا ہے، جس کی وجہ سے ان کو نماز کے دوران وضو ٹوٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے، ایسی عورت پر واجب ہے کہ روئی وغیرہ سے اس کو روکنے کی کوشش کرے، اگر اس کے باوجود نہ رکے تو کسی ایک نماز میں تجربہ کرے کہ اس نماز کے پورے وقت میں سنتوں اور نوافل کے علاوہ صرف فرض نماز ناپاک پانی آئے بغیر ادا کر سکتی ہے یا نہیں، اگر صرف فرض نماز بھی ادا نہیں ہو سکتی تو اب یہ عورت شرعاً معذور کے حکم میں داخل ہے اس لئے اب یہ عورت ہر نماز کے وقت میں صرف ایک مرتبہ وضو کرے اس دوران اس ناپاک پانی کے آنے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ نماز کا وقت گزرتے ہی وضو

ٹوٹ جائے گا اور دوسری نماز کے لئے نیا وضو کرنا ہوگا اور یہ معاملہ اس وقت تک چلے گا جب تک یہ عذر ختم نہ ہوجائے۔

اور اگر نماز کے پورے وقت میں اتنی دیر پاکی حاصل ہوجاتی ہے جس میں صرف فرض نماز ادا ہوسکتی ہو تو یہ عورت شرعاً معذور نہیں شمار ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت سیلان رحم کی وجہ سے پورا طواف ایک وضو سے ادا نہیں کرسکتی تو وہ روئی وغیرہ سے اس ناپاک پانی کو روکنے کی کوشش کرے۔

مسئلہ: اگر سیلان رحم اتنی کثرت سے ہے کہ روئی وغیرہ سے بھی نہیں رکتا اور یہ عورت شرعاً معذور بھی نہیں، تو ایسی عورت پر واجب ہے کہ دوران طواف جب کبھی یہ ناپاک پانی آجائے تو مطاف سے نکل کر وضو کرلے اور جہاں سے طواف چھوڑا ہے وہیں سے شروع کرکے باقی ماندہ طواف پورا کرلے، نئے سرے سے طواف شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ: اگر سیلان رحم میں مبتلا عورت شرعاً معذور کے حکم میں ہے تو ہر نماز کے لئے وضو کرلے اب اس نماز کے پورے وقت میں اس کا وضو سیلان

کی وجہ سے نہیں ٹوٹے گا، اس دوران جتنے طواف کرنا چاہے کر لے، البتہ اگر دوران طواف نئی نماز کا وقت شروع ہو گیا تو اس کا وضوٹوٹ جائے گا چاہے ناپاک پانی آئے یا نہ آئے۔

مسئلہ: اگر طواف کے چار چکر پاکی کی حالت میں کئے اور چار چکر کے بعد ناپاک پانی آ گیا اور باقی کے چکر ناپاکی کی حالت میں ہوئے تو ایسی عورت پورے طواف کو لوٹائے یا ناپاکی کی حالت میں کئے ہوئے ہر چکر کے بدلے سوا دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت اپنی کم علمی کی بناء پر سیلان رحم کو ناقض وضو شمار نہ کرے اور اسی حالت میں طواف کر لے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے اور اس طواف کو لوٹائے ورنہ دم دینا ہو گا۔

مسائل سعی

مسئلہ: جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو اس طواف اور طواف کی دو رکعت پڑھنے کے بعد سعی کے لئے جانے سے پہلے حجر اسود کا استلام کرنا سنت ہے، اس لئے نویں بار حجر اسود کا استلام کر کے صفا پر آئے۔

مسئلہ: نئ تعمیر کے بعد صفا کی بلندی کے اول حصہ تک چڑھنا جہاں سے بیت اللہ نظر آجائے کافی ہے۔

مسئلہ: سعی کرنے والی کے لئے سنت ہے کہ قبلہ رو کھڑے ہو کر سعی کی نیت کرے۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر چڑھنے کے بعد قبلہ رو کھڑے ہونا سنت ہے

مسئلہ: واجب ہے کہ سعی صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے، صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوتا ہے اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر۔

مسئلہ: مروہ پر بھی زیادہ اوپر چڑھنا منع ہے، کشادہ جگہ تک چڑھے۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر اذکار اور دعاؤں کا تین بار تکرار کرنا، صفا اور مروہ پر دیر تک دعا مانگنا مستحب ہے۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں، جیسے دعا میں اٹھائے جاتے ہیں، نماز کی تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ نہ اٹھائیں اور بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے اشارہ بھی نہ کریں، یہ خلافِ سنت ہے، دوسروں کی دیکھا دیکھی میں ایسا نہ کریں۔

مسئلہ: سعی کے درمیان اگر وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھیں، بے وضو سعی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ: سعی سے فارغ ہونے کے بعد، لیکن بال کٹوانے سے پہلے، مسجد حرام میں آ کر دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

مسئلہ: سعی کے لئے پاک ہونا شرط نہیں لہٰذا اگر عورت کے ناپاکی کے ایام شروع ہو چکے اور سعی نہ کی ہو تو سعی کر سکتی ہے۔

چند اہم اور ضروری مسائل

مسئلہ: بعض خواتین عمرہ کے لئے بغیر محرم اور بغیر شوہر کے چل دیتی ہیں، اس طرح عمرہ کے لئے جانا ناجائز اور گناہ ہے۔

مسئلہ: عدت والی عورت کیلئے ایام عدت میں عمرہ کا سفر جائز نہیں۔

مسئلہ: عورتوں کے احرام کا لباس ان کے روزمرہ کے استعمال کا سادہ لباس ہے، موزوں اور دستانوں کا نہ پہننا بہتر ہے۔

مسئلہ: سر کا ڈھانکنا اور چہرے کا پردہ جس طرح عام حالات میں لازم ہے اسی طرح حالت احرام میں بھی لازم ہے، لیکن حالت احرام میں اس بات کا خیال رکھے کہ سر ڈھانپتے ہوئے یا پردہ کرتے ہوئے، کپڑا چہرے کو نہ لگے۔

مسئلہ: وضو کرتے ہوئے سر کا مسح سر پر بندھے ہوئے کپڑے پر کرنے سے ادا نہیں ہوگا بلکہ کپڑا ہٹا کر بالوں پر مسح کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: عورتیں تلبیہ بلند آواز سے نہ پڑھیں بلکہ آہستہ آواز میں پڑھیں۔

مسئلہ: اگر مردوں کا ہجوم زیادہ ہو تو بیت اللہ سے دور رہ کر طواف کریں، مردوں کے ساتھ مخلوط ہو کر طواف نہ کریں۔

مسئلہ: ایسے وقت میں طواف شروع کریں کہ نماز کی جماعت شروع ہونے سے اتنی دیر پہلے فارغ ہو جائیں کہ نماز کے لئے عورتوں کے مجمع میں پہنچ جائیں۔

مسئلہ: بعض خواتین کو ہر مہینے حیض نہیں آتا بلکہ دو تین ماہ بعد آتا ہے ایسی عورت اگر احرام باندھ کر عمرہ کے لئے چلی گئی اور خلاف عادت اسے خون آ گیا اور پچھلے حیض اور اس خون آنے کے درمیان پندرہ دن یا اس سے زیادہ وقفہ ہو چکا ہے اور اس عورت نے ابھی تک عمرہ کا طواف نہیں کیا تو اب اس کے لئے طواف کرنا جائز نہیں جب خون بند ہو جائے اور مکمل پاکی حاصل ہو جائے اس کے بعد طواف کرے اور عمرہ مکمل کر کے احرام سے حلال ہو اس وقت تک مذکورہ عورت احرام ہی میں رہے گی۔

مسئلہ: کسی عورت کی حیض کی عادت مثلاً چھ دن ہے اس کو مکہ مکرمہ پہنچتے ہی (عمرہ کا طواف کرنے سے پہلے) حیض شروع ہوا لیکن خلاف عادت تین یا چار دن کے بعد خون آنا بند ہو گیا تو اس عورت کے لئے چھ دن پورے ہونے سے پہلے طواف کرنا جائز نہیں، البتہ خون بند ہونے کے بعد غسل کر لے اور وقت پر نمازیں پڑھنے کا اہتمام کرے، جب عادت کے چھ دن گزر جائیں اس کے بعد غسل کر کے طواف کرے اور عمرہ کے افعال پورے کرے۔

مسئلہ: کسی عورت کی حیض کی عادت مثلاً آٹھ دن ہے ایک دن خون آ کر بند ہو گیا تو اس عورت کے لئے جائز نہیں کہ عادت کے آٹھ دن گزرنے سے پہلے طواف کرے، جب آٹھ دن پورے ہو جائیں تو غسل کر کے طواف کرے اور عمرہ کے افعال پورے کرے۔

مسئلہ: دوران طواف حیض شروع ہو گیا تو فوراً طواف چھوڑ کر مسجد سے باہر آ جائے پاک ہو جانے کے بعد اس طواف کو دوبارہ کر لے۔

مسئلہ: اگر عمرہ کا طواف مکمل کرنے کے بعد یا اکثر طواف کر لینے کے بعد حیض شروع ہو گیا تو اس عورت کے لئے جائز ہے کہ اسی حالت میں سعی کر لے، اب اگر طواف مکمل کر چکی ہے تو عمرہ کے افعال مکمل کر لے کے احرام سے حلال ہو جائے اور اگر طواف کے کچھ چکر باقی ہیں تو پاک ہونے کا انتظار کرے اور پاک ہونے کے بعد طواف مکمل کرے پھر باقی افعال (یعنی قصر) کر کے احرام سے حلال ہو جائے۔

مسئلہ: طواف کے بعد مقام ابراہیم پر مردوں کا ہجوم ہو تو حرم میں کسی اور جگہ طواف کی دو رکعت ادا کریں۔

مسئلہ: سعی کے دوران سبز ستونوں کے درمیان دوڑ نہ لگائیں، بلکہ درمیانی چال چلیں۔

مسئلہ: احرام سے فارغ ہونے کے وقت تمام سر یا چوتھائی سر کے بالوں کو انگلی کے ایک پورے کے برابر کاٹ لیں۔

مسئلہ: گھر سے روانگی کے وقت عورت اگر ایام سے ہو، تو احرام کی نیت سے غسل کر لے، اس غسل سے پاکی حاصل نہ ہوگی اور اگر غسل نقصان دہ ہو تو وضو کر کے احرام کی نیت کر لے، احرام کے نفل نہ پڑھے، بلکہ قبلہ رو ہو کر صرف دعا مانگ لے۔

مسئلہ: احرام باندھنے کے بعد اگر ایام شروع ہو جائیں تو اس سے احرام ختم نہیں ہوتا لیکن اس حالت میں مسجد میں جانا اور طواف کرنا جائز نہیں، پاک ہو جانے کے بعد ارکان ادا کرے اور اس کے بعد سر کے بال کاٹ کر احرام سے حلال ہوگی۔

مسئلہ: اگر مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران ایام شروع ہو جائیں تو اس حالت میں مسجد میں نہ جائے اور اپنا وقت ذکر و دعا میں گزارے۔

مسئلہ: اگر دوران طواف ایام شروع ہوجائیں اوراس طواف کے بعد سعی بھی کرنی ہو،تو طواف اور سعی دونوں ہی نہ کرے، بلکہ پاک ہونے کے بعد کرے۔

مسئلہ: اگرطواف مکمل ہونے کے بعد ایام شروع ہوجائیں اوراس طواف کے بعد سعی کرنی ہوتو اب سعی کرلے ،کیونکہ سعی کے لئے پاک ہونا ضروری نہیں اورسعی کی جگہ مسجد کا حصہ نہیں۔

مسئلہ: عورتوں کے لئے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ: گھر سے روانگی کے وقت عورت اگرایام سے ہو،تواس کا سفرشمار نہیں ہوگا مثال کے طور پرایک عورت کراچی سے ایام کی حالت میں مکہ مکرمہ روانہ ہوئی تو یہ عورت مسافرشمار نہیں ہوگی مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد پاک ہوجانے کی صورت میں بھی یہ عورت مکہ مکرمہ میں مقیمہ ہی شمار ہوگی اور اپنی نمازیں پوری ادا کرے گی البتہ اڑتالیس۴۸ میل تقریباً اٹھتر۷۸ کلومیٹرکے سفرکی نیت سے مکہ مکرمہ کی حدود سے نکلتے ہی اس عورت پرمسافروں والے احکام لاگو ہوجائیں گے۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از سعد عبدالرزاق)

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے کتنا پیارا یہ نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لبوں نے لئے ایک دوجے کے بوسے

لیا جب کسی نے بھی نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طٰہٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزمل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے اعلی وارفع مقام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرش پر ہیں احمد فرش پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے سب سے ہی بالا مقام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بڑھا اس سے آگے تو جل جاؤں گا میں

کہا جبریل نے اے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خود سے آگے بڑھے پہنچے قصر دنا کو

رب سے باتیں کریں میرے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روز محشر چھپالینا دامن میں مجھ کو

اور دے دینا مجھ کو پناہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سعد ان کی ثناء کا کہاں حوصلہ ہے

کیسے کر پاؤں گا میں ثناء محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوستوں کی ہے خواہش نعت ان کی لکھوں میں

جن کا مدح سرا خود ہے رب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ منورہ کا سفر

(از سید رضی الدین احمد فخری صاحب نوراللہ مرقدہ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ مَنْبَعِ الْحِلْمِ وَالْحِكَمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمِ

دوستو آؤ ہم بھی مدینے چلیں لوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں

اُن کی ہر بات پر، اُن کی ہر بات میں چلو مرنے چلیں، چلو جینے چلیں

اور کسی نے کیا خوب کہا ہے:

باخدا دیوانہ باش و با محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوشیار

ہے کوئی اللہ کا بندہ جو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حق ادا کر سکے

اس دنیا میں جو بھی پیدا ہوتا ہے، پیدائش کے وقت کم وبیش سات آٹھ پونڈ تو وزن ضرور ہوتا ہوگا، اللہ اکبر آٹھ پونڈ کیا کسی کو اب بھی یقین نہیں آئے گا کہ ہماری محترمہ والدہ صاحبہ نے ہمارے لئے کتنی تکلیفیں اُٹھائی ہوں گی، پھر تمام عمر اسی طرح ہماری پرورش اور دیکھ بھال میں کیسا کچھ غم

اور مصیبتیں نہ برداشت کی ہوں گی، سچ بتائیے......! ہے کوئی مائی کا لعل جو اپنی ماں کا حق ادا کر سکے؟ نہیں، ہر گز نہیں۔

اسی نکتہ پر ذرا سنجیدگی سے غور کر کے بتائیے، ہے کوئی اپنے پیارے نبی ﷺ کا لاڈلا جو سرکار دو عالم ،فخر موجودات، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کر سکے؟ کون انکار کر سکتا ہے کہ ارب، با، ارب بے شمار ماؤں سے بڑھ کر ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے ،کتنی تکلیفیں برداشت کی ہیں اور ہم کو پروان چڑھایا، اب ہمارا نصیبا جاگا ہے اور ہم سب کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں روضۂ اطہر پر حاضری کے لئے بلایا جا رہا ہے اور ہم اپنی ان جیتی جاگتی آنکھوں کے سامنے اپنے اس گوشت پوست کے ساتھ باعث تخلیق کائنات محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغوشِ شفقت میں پہنچ رہے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسی کیسی تکالیف اُمّت کے لئے جھیلی ہیں کہ اللہ کی پناہ! ہائے ہائے ،تکلیف! ایسی ویسی تکلیف جھیلی ہے کہ خدا کی پناہ! ایک دو سال نہیں، شروع سے آخری سانس تک، کبھی اونٹ کی اوجھڑی ڈال

دی گئی جبکہ آپ ﷺ حالت نماز میں حطیم کے اندر تھے، کبھی راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تھے، طائف میں پتھر مارے، قدم مبارک کو اتنا لہولہان کر دیا کہ نعلین مبارک سے قدم مبارک کو نکالنا مشکل ہو گیا تھا، اُحد میں دندان مبارک شہید کئے گئے، کفّار مکہ نے تین سال تک ہر طرح سے مقاطعہ (بائیکاٹ) کر رکھا تھا، پیٹ پر پتھر باندھے، دنیا سے پردہ فرماتے وقت گھر میں چراغ جلانے کے لئے تیل تک نہ تھا، یہ سب کیوں اور کس کے لئے برداشت فرمایا، صرف اور صرف ہمارے لئے اپنی امت کے لئے۔

کیا یہ سب کسی اور کے لئے تھا...... نہیں ہرگز نہیں اور آج اُمّت کیا صلہ دے رہی ہے آپ کو، ہم کو اور سب کو معلوم ہے۔

نبی پاک ﷺ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رحمۃ للعالمین ہیں۔

دیکھئے اور سمجھئے......! روضۂ اطہر پر پہنچنے سے قبل سُنی سنائی رسمی بے سند بحث مباحثہ سے اپنے آپ کو بچایئے گا، خدانخواستہ بے حرمتی یا بے ادبی کا ارتکاب نہ ہو جائے۔

باخدا دیوانہ باش و با محمد ﷺ ہوشیار

عقائد کو شریعت کے مطابق صحیح نہج پر رکھئے گا، حضور اقدس ﷺ کی حیاتِ طیبہ کی بحث میں نہ پڑیئے گا، کم از کم ہمارا علم تحقیقی نہیں ہے، بلکہ تقلیدی ہے، یہ علماء جانیں جن کا یہ کام ہے، ہم تو صرف اتنا جانتے ہیں خالق، خالق ہے، مخلوق، مخلوق ہے، خالق مخلوق نہیں ہوسکتا اور مخلوق، خالق نہیں بن سکتی، بس اللہ اللہ خیر سلاّ۔

چودہ سو سال سے تواتر کے ساتھ مشاہدات اور تجربات شاہدِ عدل ہیں اور احادیث موجود ہے کہ مواجہۂ شریف پر پہنچ کر جو بھی سلام پیش کرتا ہے، حضور اقدس ﷺ بنفس نفیس اس سلام کی سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جس نے روضۂ اقدس پر پہنچ کر زیارت کی، اس نے گویا حضور اقدس ﷺ کی زندگی میں زیارت کی، یہ بھی قول فیصل ہے کہ جس نے خواب میں حضور پاک ﷺ کی زیارت کی اس نے واقعی حضور ﷺ ہی کی زیارت کی کیونکہ شیطان آپ ﷺ کی شکل میں

ظاہر ہی نہیں ہوسکتا، یہ حقائق ہیں، اس کے خلاف بحث میں نہ پڑیں، تو بہتر ہے۔

بچپن سے جو دل میں آرزو وحسرت کروٹ لیتی اور بے چین رکھتی تھی اور گڑگڑا کر دعا مانگا کرتے تھے،

میرے مولا بلا لو مدینے مجھے　　غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

اب اس کی مقبولیت کا وقت آ گیا ہے، جیسے جیسے مدینہ منورہ کی بستی، کھجور کے درخت، عمارتیں نظر آتی جائیں، درود شریف اور سلام بادِل بے قرار، چشم پُرنم پڑھنے میں کثرت سے اضافہ کرتے جائیں، ایک مسافر درود سلام پڑھتا جاتا تھا اور مزے لے لے کر یہ شعر گنگناتا جاتا تھا۔

اے دل سنبھل اب مت مچل　　تھم تھم کے چل، آنکھوں کے بل

مدینہ منورہ کی ایمان پرور فضا اور اس کے مقامات کی عظمت اور گردونواح کی محبت اور علوشان کا خوب دھیان رکھئے، کیونکہ یہ مقامات، وحی الٰہی کے نزول کے ذریعہ آباد ہوئے ہیں، یہاں پر جبرئیل علیہ السلام بار بار آیا کرتے تھے اور حضرت میکائیل علیہ السلام اور تمام منتخب فرشتے بھی

حاضری دیا کرتے تھے اور مدینہ منورہ کی تربت (مٹی) سیّد البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اطہر سے معطر ہے اور یہاں سے اللہ کا دین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں پھیلی ہیں، غرضیکہ یہاں بڑی فضیلتوں کے مقامات ہیں اور خیر اور معجزات اور دلائل نبوت کے مشاہد ہیں لہٰذا ہم سب کو چاہئے کہ اس کی اہمیت کو تعظیم وتکریم سے حرز جاں بنائیں اور اس کی محبت وعظمت سے دل کو سرشار کرلیں۔

گویا کہ ہم سب حقیقتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں اور مشاہدہ کررہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سلام کو سن رہے ہیں، لہٰذا ہم سب کو چاہئے کہ لڑائی، جھگڑا، بداخلاقی اور نامناسب قول وفعل سے پرہیز کریں۔

جس منزل سے گزریں اور معلوم ہوجائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ قیام فرمایا تھا، وہاں اگر موقع ہوتو اُتر کر نماز ادا کریں اور درود وسلام پڑھیں، اس سے محبت اور شوق وولولہ میں اضافہ ہوگا۔

اس بات کا بھی دھیان رکھئے، کہ چھوٹی سے چھوٹی سُنّت بھی جہاں تک

ممکن ہوسکے، چھوٹنے نہ پائے، یادرکھئے......!ایک سُنّت کوزندہ کرنے کا ثواب سوشہیدوں کے برابر بتلایا گیا ہے۔

مدینہ منورہ میں قیام گاہ پر پہنچ کر سامان کوترتیب سے رکھیں، ساتھیوں کی ضروریات اور عادات اور تقاضوں کا خیال رکھتے ہوئے ہمدردی اور ایثار کوعمل میں لائیں، غسل اور صفائی مکمل کریں اور اچھے سے اچھا لباس زیب تن کریں، داڑھی اور بالوں میں کنگھا کریں، خوب سنواریں، خوشبو لگائیں، سرمہ لگائیں جیسا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ

کے مصداق اپنے کوسادگی سے آراستہ اور مزّین کریں (لیکن تعیّش اور دکھاوے کے جذبہ سے نہ ہو)، باہر نکل کر پہلے کچھ صدقہ کریں، آہستہ آہستہ، خراماں خراماں، وقار کے ساتھ ڈرے، سہمے کہ کہیں کوئی بے ادبی یا گستاخی نہ ہوجائے، قدم اُٹھاتے ہوئے مسجد نبوی (حرم شریف) تک آئیں، اگر آسانی ہوتو افضل یہی ہے کہ باب جبرئیل سے مسجد میں داخل ہوا جائے اور داہنا قدم اندر رکھتے ہوئے:

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ
نَوَیۡتُ سُنَّۃَ الۡاِعۡتِکَافِ

یہاں سے بھی اگر سہولت سے ہو سکے، تو سیدھے ریاض الجنۃ پہنچ کر محراب میں یا اس کے سامنے، یا جہاں بھی آسانی سے ہو سکے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیئے، اگر جگہ نہ مل سکے تو خبردار ہرگز گردنوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کیجئے گا جہاں جگہ مل جائے وہیں پڑھ لیجئے، تحیۃ المسجد پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔

نماز سے فارغ ہو کر ایک مرتبہ پھر اپنے آپ کو اچھی طرح جھنجوڑ لیجئے، غفلت و سستی سے بیدار ہو جایئے، جوش کی جگہ ہوش وحواس درست کر لیجئے، نیت صحیح کر لیجئے، خوب دھیان سے غور کیجئے، سوچئے تو سہی یہ کس کا دربار ہے؟ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والی ہستی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور یہ ان کا دربار ہے جن کے لئے ساری کائنات پیدا کی گئی، جن کے اشارے سے چاند

کے ٹکڑے ہو گئے، جو معراج میں سدرۃ المنتہیٰ تک اور قاب قوسین بلکہ اس سے کم فاصلہ کے بقدر پہنچے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ میں اگر اس سے آگے گیا تو میرے پر جل کر خاک ہو جائیں گے، ایسا دربار جہاں مقرب ومنتخب فرشتے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام وحضرت میکائیل علیہ السلام، سلام کو آتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دو آدمیوں کو پکڑ بلوایا، جو مسجد نبوی میں تیز آواز سے بول رہے تھے، ان سے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو، انہوں نے عرض کیا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم اس شہر (یعنی مدینہ) کے رہنے والے ہوتے تو تمہیں مزہ چکھاتا۔

اور دیکھئے......! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کہیں قریب سے کیل یا میخ وغیرہ کے ٹھوکنے کی آواز سُنتیں، تو آدمی بھیج کر ان کو روکتیں کہ زور سے نہ ٹھوکیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف کا لحاظ رکھیں، اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے مکان کے کواڑ بنوانے کی ضرورت پیش آئی تو

بنانے والے کو فرمایا کہ شہر کے باہر بقیع میں بنا کر لائیں، ان کے بنانے کی آواز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہ پہنچے۔

ذرا غور تو فرمایئے! اتنی آواز اور شور بھی گوارہ نہ تھا، اب آپ ہی دیکھیں گے کہ بعض لوگ اپنے لاابالی پن اور صحیح حقیقت حال سے ناواقفیت کی وجہ سے جوش میں آ کر کس قدر بلند آواز اور تیز آواز سے صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی، اب آپ ہی بتائیں کہ اسے بے ادبی نہ کہیں تو پھر کیا کہا جائے، بہرحال یہ تو تسلیم کرنا پڑھے گا کہ بے شک ایسے لوگ تو عبادت محبت اور خلوص سمجھ کر ہی کرتے ہیں۔

دراصل حاضری کے وقت اور سلام پیش کرنے کے وقت حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادب واحترام اور تعظیم اور بزرگی کا وہی معاملہ ہونا چاہئے جو زندگی میں تھا اس لئے کہ خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اس کو وہی برکت ملے گی جیسے میری زندگی میں زیارت کی۔

سچ بتایئے، کیا آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ قدسی میں اس طرح کا

منظر پیش کرتے جیسا کہ اب ہو رہا ہے، ہرگز نہیں۔

آخر لوگ اس بات کو کیوں بھول جاتے ہیں، کہ حق سبحانہ وتقدس نے قرآن پاک ہی میں سورۃ الحجرات میں خصوصیت سے اس طرف تنبیہ فرمائی ہے، ارشاد والا ہے:

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ط

اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں نبی کریم ﷺ کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ ہی حضور ﷺ سے ایسے زور سے گفتگو کرو، جیسا کہ تم آپس میں کرتے ہو۔

اب ایک دوسرے کو دھکے دے کر آگے بڑھنا اور منہ کے سامنے دیوار کی طرح آ کر کھڑے ہو جانا کہ سانس لینا دوبھر ہو جائے، یہ تو اور بھی برا ہے اور یہ کونسا اظہارِ عقیدت اور محبت ہے؟ لہٰذا یہ نہایت اہم اور ضروری بات ہے کہ سلام پڑھتے وقت شور وشغب ہرگز نہ کریں، نہ زور سے چلائیں، بلکہ متوسط آواز سے پڑھیں، مواجہہ شریف پر پہنچ کر سرہانے کی طرف

جالی مبارک میں تین جھروکے آپ کو نظر آئیں گے بس انہیں جھروکوں سے اندر کی طرف حضور اقدس ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مبارک قبروں کا سامنا ہوتا ہے، ان جالیوں کی دیوار سے تین چار ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیے، یا جہاں جگہ مل جائے، زیادہ قریب نہ ہوں کہ ادب کے خلاف ہے، آنکھیں پُرنم ہوں، دل وفور محبت وعظمت میں دھڑک رہا ہو، نگاہیں نیچی ہوں، اِدھر اُدھر دیکھنا، اندر جھانکنا، اس وقت سخت بے ادبی ہے، پاؤں ساکن اور باوقار رکھیئے اور یہ تصور کیجئے کہ چہرۂ انور اس وقت میرے سامنے ہے اور حضور اقدس ﷺ کو میری حاضری کی اطلاع ہے، گھگھیاں بندھ جاتی ہیں، ہچکیاں مچلنے لگتی ہیں، آواز رندھ جاتی ہے، ادھر سے شفقت اور رحمت کی لہریں اٹھتی ہیں اور اپنے اُمتی کے دلوں پر سکون وطمانیت کی پھوار پڑنے لگتی ہیں۔

عام طور پر طوطے کی طرح رٹے ہوئے الفاظ دہرانے سے بہتر ہے، کہ ذوق وشوق سے صرف اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

پڑھتا رہے، بعض بزرگوں سے سُنا ہے کہ جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر کے پاس کھڑے ہو کر اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا تلاوت کی اور ستر مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّد کہا تو ایک فرشتہ ندا دیتا ہے، کہ اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی۔

ستر مرتبہ کی خصوصیت اس لئے ہے کہ عدد کو قبولیت میں دخل ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما صرف اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پر اکتفاء کرتے تھے، بعض حضرات طویل سلام پڑھنا پسند کرتے ہیں، سب ٹھیک ہے، مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں، مناسب سمجھیں تو حسب ذیل سلام بھی پڑھ لیا کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خِیَرَۃَ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَشِیْرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَذِیْرُ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِكَ الطَّاھِرِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اَزْوَاجِكَ الطَّاھِرَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

وَسَائِرِ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ

جَزَاكَ اللهُ تَعَالٰى عَنَّا يَارَسُوْلَ اللهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى

نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلاً عَنْ اُمَّتِهٖ

وَصَلّٰى عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ

وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ

وَصَلّٰى عَلَيْكَ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْكَ فِى الْاٰخِرِيْنَ

اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَطْيَبَ مَا صَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ

كَمَا اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَنَا بِكَ

مِنَ الْعَمٰى وَالْجَهَالَةِ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ

وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَّ فِي اللّٰهِ

حَقَّ جِهَادِهٖ اَللّٰهُمَّ اٰتِهٖ نِهَايَةَ مَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّاْمَلَهُ الْاٰمِلُوْنَ

یاد رکھئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر پر جا کر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پیش کرنا درود شریف پڑھنے سے بہتر ہے، اپنا سلام پڑھنے کے بعد ان حضرات کا سلام پہنچائیں جنہوں نے آپ کے ذریعہ سے سلام کہا ہو اور اللہ جل شانہ سے دُعا کیجئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت کی درخواست کیجئے، اس کے بعد تقریباً ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھئے، پھر تقریباً ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھئے، اس کے بعد پھر پہلی جگہ یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آجایئے اور اللہ جل شانہ سے خوب دعائیں مانگئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی دعا مانگئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں کے

لئے خوب دعائیں کیجئے کہ تمام امت ان کا حق ادا نہیں کرسکتی، جیسا کہ ان حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نصرت اور رفاقت کا حق ادا کیا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ جل شانہٗ کی خوب حمد وثناء کریں، یہاں کی حاضری کا اور اس کی تمام نعمتوں کا شکرادا کریں، پھر عاجزانہ، ذوق وشوق سے درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے، اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے، اپنے مشائخ کے لئے، اپنے اہل وعیال کے لئے، اپنے عزیز واقارب کے لئے، اپنے دوستوں اور ملنے والوں کے لئے، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جنہوں نے دعا کی درخواست کی ہو اور تمام مسلمانوں کے لئے، زندوں کے لئے بھی، مُردوں کے لئے بھی، خوب دعائیں مانگئے اور اپنی ان دعاؤں کو آمین پر ختم کیجئے۔

اس کے بعد ریاض الجنۃ میں جتنے ستون ہیں، مثلاً استوانہ ابولبابہ، استوانہ وفود، استوانہ عائشہ، استوانہ حنانہ، محراب ومنبر پر درود شریف اور نوافل کا اہتمام رکھئے اور خوب دعائیں مانگئے۔

اس بات کا اچھی طرح خیال رکھئے گا، کہ کسی کے ساتھ دھکم پیل نہ ہو، جگہ گھیر کر نہ بیٹھ جائیں، دوسروں کو بھی موقع دیں اور اس کا بھی خیال رکھیں کہ دیواروں اور جالیوں پر عطر نہ لیپیں اور گندگی نہ پھیلائیں، دیواروں کو بوسہ نہ دیں، یہ سب باتیں بڑی بے ادبی اور گستاخی کی ہیں، اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے، اس کے آگے آکر اپنی نماز کی نیت باندھ لی، اس کو کہنی مار کر کھسکا دیا، وہ سجدہ میں گیا تو اس پر سے پھاندتے ہوئے نکل گئے یا جا گرے، یہ سب بہت معیوب حرکتیں ہیں، کھچا کھچ حرم شریف بھرا ہوا ہے کہیں تل دھرنے کی جگہ نہیں گردن پھلانگتے ہوئے آگے نہ بڑھیں جہاں جگہ مل جائے وہی بہتر ہے، عرب حضرات خوشبو کے بہت ہی دلدادہ ہیں ان کو عطر دیجئے یا لگا دیجئے آپ کے لئے جگہ حاضر ملے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حج کے موقعہ پر لاکھوں کا مجمع ہے اگر سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دعوت والے کام اور مشن کو پورا کرنے کا عزم کر لیں تو اسی مجمع سے کتنی جماعتیں اور افراد چار دانگ عالم میں پھیل سکتے ہیں اور دین

وایمان کی دعوت کو گھر گھر، قریہ قریہ پہنچا سکتے ہیں اور اب تو اس دعوت وتبلیغ کے بغیر چارۂ کار نہیں جس بات کا چرچہ کیا جاتا ہے وہ بات رواج اور عمل میں آجاتی ہے آپ ذرا کر کے تو دیکھیں۔

لیجئے زہے نصیب اب وہ ساعت بھی آ گئی محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کہ ہم اور آپ مواجہہ شریف پر کھڑے ہیں اور دیکھئے، یہ آپ کے سامنے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کی جالیاں ہیں، باادب باوقار۔

خبردار......آواز اونچی نہ ہونے پائے کہ کہیں بے ادبی نہ ہوجائے، مگر یہ کہ رِقّت اور گریہ طاری ہوجائے تو ہوش وحواس کو قابو میں رکھئے، نامعلوم آپ سے زیادہ کتنے اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب آپ کے درمیان کھڑے ہوں اور آپ کے شور وغل سے ان کی یکسوئی میں خلل پیدا ہو رہا ہو اور ناگواری کا سبب بنے، آپ بھی مؤدبانہ اور عاجزانہ، سر جھکائے سلام پیش کیجئے، جیسے بچھڑا ہوا بچہ ماں کی گود میں مچل جاتا ہے، اگر وقت ہو تو سکون کے ساتھ ذرا ٹھہر جایئے پھر توجہ کے ساتھ دل کے

کان سے دھیان دے کر سنئے آپ کے سلام اوراس گریہ کا کیا جواب ملتا ہے؟

جواب ملے گا یقیناً ملے گا اور دل ہی سے ملے گا اگر محبت اور غلامی کا کچھ حق ادا کیا ہوگا تو کیا عجب یہ ظاہری کان بھی سُن لیں، کیونکہ جتنی قوی محبت ہوتی ہے اتنا ہی قوی تصور قائم ہوتا ہے پھر ایسے تصور کا متشکل ہوجانا بھی ممکن ہوجاتا ہے ممکن کے یہ معنی نہیں کہ وقوع پذیر بھی ہوجائے کسی کو ہو جاتا ہے، سب کو نہیں ہوتا۔

سلام کے جواب میں آپ سے یہ بھی سوال کیا جا سکتا ہے کہ میرے پیارے اُمتی! جو کام ہم نے تمہارے لئے کیا ہمارے صحابہ نے کیا یعنی دین کی دعوت کا کام، تم بھی وہ کام کتنا کر کے ہمارے پاس آئے ہو، ذرا دیر کے لئے پھر غور سے سوچئے، اگر آپ دین کی دعوت کا کام کر رہے ہیں تو بات کھل جائے گی اور حضور اقدس ﷺ اس سے کتنا خوش ہوں گے، آپ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے اور بالفرض والمحال اگر دین کی اشاعت کا کام نہیں کیا ہے تو اب پکا ارادہ کر لیجئے کہ کہ واپس جا کر بقیہ

تمام عمر یہ کام بھی کریں گے اور ضرور کریں گے......ان شاء اللہ تعالیٰ۔

یاد رکھیئے دعا اور دعوت کا مادہ (اصل) عربی قاعدہ کے مطابق ایک ہی ہے، یعنی دعا اور دعوت لازم وملزوم ہیں، دعوت کا کام چھوڑ دینے ہی کی وجہ سے آج اُمت میں زوال ونکبت ہے اور پسپائی ہمارا مقدر بن گئی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار رسالت میں پہنچ کر بھی اگر یہ احساس نہ ہوا تو کب اور کہاں ہوگا، اس کا فیصلہ اسی مقام پر کر کے جایئے گا، کیونکہ یہ بات یہیں ختم نہیں ہوجائے گی بلکہ آپ کا نامۂ اعمال ہر پیر اور جمعرات کو پیش ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہوا ہے، آپ کی دعوت کی محنت کے بقدر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راحت یا تکلیف پہنچتی رہے گی۔

یوں تو حج اور حرمین شریفین کا تمام سفر ادب واحترام اور تقدس وطہارت کا متقاضی ہے لیکن دربارِ حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باعث وجود کائنات، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ کر بہت ہی اہتمام اور خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

دیکھئے میرے عزیز بھائیو اور بہنو......! یہ کھیل نہیں، ہنسی نہیں، یہ دربار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، یہاں اُونچی آواز نہ نکالیں، یہاں تو پیشاب پاخانہ کرنا بھی سوءِ ادب ہے، چپہ چپہ پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک پڑے ہوں گے اور فرشتے قطار اندر قطار اپنے پر بچھائے ہوئے ہوتے ہیں، ہر وقت یہ دھیان رہے کہ کسی کی غیبت نہ ہو، کسی کی تخفیف نہ ہو، کسی کی دل آزاری نہ ہو جائے، تُوتُو میں میں نہ ہو، کوئی تکرار اور اکڑ مکڑ نہ ہونے پائے، یہاں کے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوسی ہیں اہل مدینہ ہیں اُن کے اکرام اور اعزاز میں کمی نہ آنے پائے، خرید وفروخت میں بھی یہ خیال رکھیئے کہ میری طرف سے یہاں کے لوگوں کو جتنا زیادہ سے زیادہ نفع اور خوشی پہنچ جائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی اور رضا کا سبب بنے گا، اُن کی خدمت ان کو ہدیہ دینا آپ کا اور ہمارا فرض ہے، یاد رکھئے...... کہ دینے والا کوئی اور ہے وہ دلواتا ہے اور ہم دیتے ہیں اس کو دوسرے الفاظ میں توفیق کہتے ہیں اور کون ہے جو توفیق کا آرزومند نہیں۔

جھولیاں سب کی بھرتی جاتی ہیں   دینے والا نظر نہیں آتا

جب تک قیام کی منظوری ہو بار بار خدمت اقدس میں کھڑے، بیٹھے، مواجہہ شریف پر، قدم مبارک کی طرف، اصحاب صفہ کی طرف، ریاض الجنّۃ میں، ستونوں کے قریب، روضۂ مبارک کی چوکھٹ پر، محراب میں اور محراب کے سامنے، ہر جگہ زانوئے ادب تہہ کئے جوش سے زیادہ ہوش سے صلوۃ وسلام، تلاوت، نوافل میں اور گشت وتعلیم میں ہمہ تن مصروف رہیں اور جب رخصت کا وقت آئے تو انہیں خیالات اور عزائم کے ساتھ، باصد ہزاراں حسرت وغم آنسوؤں سے چھلکتے ہوئے آنکھوں کے کٹورے ہوں اور دل میں جدائی کے زخم اس طرح ہنس رہے ہوں جس طرح سلگتے ہوئے کوئلے پر چنگاری ہنستی ہوئی دکھائی دیتی ہے، جی ہاں زخم ہنستے ہیں اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوارات وتجلیّات اور یاد اور صلوٰۃ وسلام ہمارے ساتھ کئے جارہے ہیں بطور عطیات اور خلعت کے، سارا وجود سسکیاں لے رہا ہو ہچکیاں بندھی ہوں بار بار حاضری کی درخواست ہو اور مواجہہ شریف پر آکر کھڑے ہوجایئے اور رخصت طلب کیجئے اور زبان پر

اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَلْفِرَاقُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کی رٹ لگی ہو اور ایسی حالت میں باہر آ جائیے۔

احکام سفر

❶ شریعت کی نظر میں جو مسلمان عورت اڑتالیس ۴۸ میل (تقریبا اٹھتر ۷۸ کلومیٹر) کے سفر کا ارادہ کر کے اپنے گھر سے روانہ ہو، اسے مسافرہ کہتے ہیں، ایسی عورت پر شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی، ظہر، عصر اور عشاء کی نماز بجائے چار فرض کے دو فرض ہو جاتی ہے، اسے قصر کہتے ہیں۔

❷ فجر، مغرب اور وتر میں کوئی کمی نہیں ہوتی جس طرح عام حالات میں پڑھی جاتی ہیں سفر میں بھی اسی طرح پڑھی جائیں گی۔

❸ اگر کوئی مسافرہ کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گی تو اسے پوری نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔

❹ اگر مسافرہ، مقیم امام کے پیچھے نماز نہ پڑھ رہی ہو تو اسے ہر حال میں

قصر نماز ہی پڑھنا ہوگی، اگر پوری نماز پڑھ لی تو گناہ گار بھی ہوگی اور اگر پوری نماز پڑھنے کی صورت میں سجدہ سہو نہ کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

۵ مسافرہ اپنے شہر سے نکلنے کے بعد اگر کسی جگہ قیام کا ارادہ کرے، اگر اس نے وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ کیا تو یہ مسافرہ اب وہاں مقیمہ ہو جائے گی اور اب اسے پوری نماز پڑھنا ہوگی، لہٰذا اگر کوئی عورت مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ جا کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت کرے گی تو اسے وہاں پوری نماز پڑھنا ہوگی۔

۶ گھر سے روانگی کے وقت عورت اگر ایام سے ہو تو اس کا سفر شمار نہیں ہوگا مثال کے طور پر ایک عورت کراچی سے ایام کی حالت میں مکہ مکرمہ روانہ ہوئی تو یہ عورت مسافر شمار نہیں ہوگی، مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد پاک ہو جانے کی صورت میں بھی یہ عورت مکہ مکرمہ میں مقیمہ ہی شمار ہوگی اور اپنی نمازیں پوری ادا کرے گی البتہ اڑتالیس ۴۸ میل تقریباً اٹھتر ۷۸ کلو میٹر کے سفر کی نیت سے مکہ مکرمہ کی حدود سے نکلتے ہی اس پر مسافروں والے احکام لاگو ہو جائیں گے۔

عورتیں اور باجماعت نماز

عورتوں کے لئے مسجد میں جا کر باجماعت نماز پڑھنے سے بہتر اور افضل یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھا کریں، عام طور پر عورتیں گھروں ہی میں نماز کا اہتمام کرتی ہیں لیکن حرمین شریفین میں حاضری کے موقع پر بسا اوقات نمازیں باجماعت پڑھنے کی نوبت آجاتی ہے اور چونکہ عورتیں جماعت کی نماز کے مسائل اور جماعت میں شامل ہونے کے طریقہ سے عام طور پر ناواقف ہوتی ہیں اس لئے بعض اوقات ان سے بڑی غلطیاں سرزد ہوجاتی ہیں، اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ باجماعت نماز سے متعلق کچھ مسائل کو ذکر کردیا جائے تاکہ نمازیں محفوظ رہ سکیں، البتہ یہ بات ضرور ملحوظ رہے کہ بہرحال عورتوں کے لئے اپنے قیام کی جگہ ہی میں جہاں نامحرموں کا آنا جانا نہ ہو نماز پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ: امام کے پیچھے نماز پڑھنے والی کو مقتدیہ کہتے ہیں۔

مسئلہ: جس جماعت کی نماز میں عورتیں شامل ہوں اس کی صفوں کی

ترتیب اس طرح ہونی چاہئے کہ پہلے مردوں کی صفیں ہوں پھر بچوں کی اور پھر عورتوں کی صف ہو۔

مسئلہ: عورتوں کے لئے مردوں کے بیچ میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنا جائز نہیں اس سے مردوں کی نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت کسی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہے تو وہ نماز میں قراءت نہیں کرے گی بلکہ امام کا قراءت کرنا ہی اس کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ: مقتدیہ کے لئے ہر رکن امام کے ساتھ ہی بلاتاخیر ادا کرنا سنت ہے۔

مسئلہ: جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جائے تو یہ سمجھا جائے گا کہ گویا وہ پوری رکعت مل گئی اور وہ پوری رکعت شمار ہوگی اور اگر رکوع کے بعد شامل ہوئی تو اس رکعت کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرنا ہوگا، جس کا طریقہ آگے لکھا جارہا ہے۔

مسئلہ: اگر جماعت کی نماز میں صرف آخری قعدہ امام کے ساتھ ملا کوئی

رکعت نہ ملی تب بھی جماعت کا ثواب ملے گا۔

مسئلہ: جس کی امام کے ساتھ کچھ رکعتیں چھوٹ جائیں اسے مسبوقہ کہتے ہیں۔

مسئلہ: مسبوقہ کو چاہئے کہ امام کے ساتھ جتنی نماز مل جائے اسے ادا کرے اور امام کے نماز ختم کرنے پر بغیر سلام پھیرے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے اور اپنی نماز مکمل کرے۔

مسئلہ: مسبوقہ کے لئے ضروری ہے کہ اس کی جتنی رکعتیں چھوٹ گئیں ہیں ان کو قراءت کے ساتھ ادا کرے اور ان رکعتوں کی ادائیگی کے دوران کوئی غلطی ہو جائے تو سجدہ سہو کرے۔

مسئلہ: مسبوقہ کو اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرنی چاہئے کہ پہلے قراءت والی (یعنی جن رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائی جاتی ہے) رکعتیں ادا کرے اور اس کے بعد بغیر قراءت والی (یعنی جن رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت نہیں ملائی جاتی) رکعتیں ادا کرے، اور جو رکعتیں امام کے ساتھ ادا کر چکی ہے اس کے حساب سے

پہلا اور آخری قعدہ (تشہد، التحیات) کرے، یعنی ان رکعتوں کو ملا کر جو دوسری اور آخری رکعت ہو اس میں قعدہ کرے۔

مثال ❶: ظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں امام کے رکوع سے کھڑے ہونے سے پہلے پہلے کوئی عورت امام کے ساتھ شریک ہوئی، تو اس کو مکمل نماز امام کے ساتھ مل گئی اسے چاہیئے کہ امام کے سلام پھیرنے کے ساتھ سلام پھیر دے۔

مثال ❷: ظہر کی نماز کی دوسری رکعت میں کوئی عورت امام کے ساتھ شریک ہوئی، اس کو چاہیئے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد بغیر سلام پھیرے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے، اور اس رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہو کر آخری قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔

مثال ❸: ظہر کی نماز کی تیسری رکعت میں کوئی عورت امام کے ساتھ شریک ہوئی، اس کو چاہیئے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد بغیر سلام پھیرے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے، اور باقی رہ جانے والی

دونوں رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے (اس لئے کہ یہ ان ملی ہوئی رکعتوں کے اعتبار سے تیسری رکعت ہے) اور سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر آخری قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔

مثال ❹: ظہر کی نماز کی چوتھی رکعت میں کوئی عورت امام کے ساتھ شریک ہوئی، اس کو چاہئے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد بغیر سلام پھیرے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے، اور باقی رہ جانے والی تین رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر پہلا قعدہ کرے اس لئے کہ یہ اس ملی ہوئی رکعت کے اعتبار سے دوسری رکعت ہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے اور سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے کیونکہ یہ اس ملی ہوئی رکعت کے اعتبار سے تیسری رکعت

ہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے اور سورۂ فاتحہ پڑھے لیکن اس کے ساتھ سورت نہ ملائے اور رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر آخری قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔

ضروری وضاحت: یہ بات یاد رکھیں کہ کسی رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جانے کی صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ پوری رکعت مل گئی اور رکوع چھوٹ جانے کی صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ گویا وہ پوری رکعت چھوٹ گئی۔

مسئلہ: اگر کوئی بالغہ عورت دوران جماعت کسی مرد کے برابر میں بغیر کسی حائل کے کھڑی ہوجائے یا مرد کے آگے کھڑی ہوجائے تو اس سے مرد کی نماز فاسد ہوجائے گی۔

نوٹ: ضرورت کی بناء پر چند مسائل کو ذکر کیا جارہا ہے تفصیلی مسائل معلوم کرنے اور اپنی نمازوں کو درست طریقہ پر ادا کرنے کے لئے نماز کے مسائل پر مشتمل مستند کتابوں کا مطالعہ کریں اور فوری پیش آنے والے مسائل کسی مستند عالم دین سے دریافت کریں۔

نماز جنازہ

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے، اگر کچھ لوگ (چاہے ایک مرد یا عورت) پڑھ لیں تو یہ فرض تمام لوگوں کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔

عام طور پر عورتوں کو نماز جنازہ پڑھنے کا موقع نہیں ملتا اس لئے عام طور پر عورتیں نماز جنازہ کے طریقے سے ناواقف ہوتی ہیں لیکن حرمین شریفین کی حاضری کے موقع پر عورتوں کو بعض اوقات نماز جنازہ پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے اس لئے مختصر طور پر نماز جنازہ کا طریقہ ذکر کیا جاتا ہے اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

١ نماز جنازہ شروع کرنے سے پہلے نیت کی جائے۔

٢ نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ تکبیر تحریمہ (نماز کی پہلی تکبیر) کی طرح سینہ تک اٹھائے اور اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو نماز کی طرح باندھ لے۔

٣ پھر ثناء یعنی

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

پڑھیں۔

❹ پھر دوسری تکبیر کہیں لیکن ہاتھ نہ اٹھائیں اور نماز والا درود شریف (درود ابراہیمی) پڑھیں۔

❺ پھر تیسری تکبیر کہیں لیکن ہاتھ نہ اٹھائیں اور میت کے لئے دعا کریں۔

اگر میت بالغ مرد یا عورت کی ہو تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا
وَصَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثٰنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ
اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ
مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا

وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

اگر میت نابالغہ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

❻ پھر چوتھی تکبیر کہیں لیکن ہاتھ نہ اٹھائیں اور نماز کی طرح دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

مسئلہ: نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی جاتی ہے لیکن ہاتھ صرف پہلی تکبیر میں اٹھائے جاتے ہیں۔

مسئلہ: اگر یہ معلوم نہ ہو سکے کہ میت بالغ کی ہے یا نابالغ کی یا ایک ساتھ کئی میتوں کی نماز جنازہ اکٹھی پڑھی جارہی ہو تو تیسری تکبیر کے بعد بالغوں والی دعا پڑھی جائے گی۔

مسئلہ: حرمین شریفین میں عام طور پر امام ایک سلام پھیر کر نماز جنازہ ختم کر دیتے ہیں اس لئے امام کے سلام پھیرنے کے بعد دوسرا سلام خود پھیر دیں۔

مسئلہ: اگر نماز جنازہ میں شامل ہوتے ہوئے کچھ تکبیریں چھوٹ گئی ہوں تو امام کے ساتھ شامل ہوجائیں اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنا سلام پھیرنے سے پہلے چھوٹی ہوئی تکبیرات کہہ کر سلام پھیر دیں، واضح رہے کہ اس صورت میں صرف تکبیرات کہی جائیں گی ان کے بعد پڑھے جانے والے اذکار نہیں پڑھے جائیں گے۔